

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا

عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾ الْفُرْقَان :

آیات ۲۱ تا ۲۲

مشرکین مکہ کے دو اعتراضات

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا	اور کہا انہوں نے جو امید نہیں رکھتے ہمارے سامنے حاضری کی
لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ	کیوں نہ نازل ہوئے ہم پر فرشتے
أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا	یا ہم دیکھ لیتے اپنے رب کو
لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ	انہوں نے تکبر کیا ہے اپنے جیوں میں
وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾	اور انہوں نے سرکشی کی ہے بہت بڑی سرکشی۔
يَوْمَ يَرَوْنَ الْبَلَاءَ	جس روز وہ دیکھیں گے فرشتوں کو
لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ	کوئی خوشخبری نہ ہوگی اُس روز مجرموں کے لیے
وَيَقُولُونَ حَجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٢٢﴾	اور وہ کہیں گے ہے کوئی آڑ جس کی پناہ لی جائے۔

مشرکین مکہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ انہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اعمال کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کریں۔ وہ آخرت میں جوابدہی کی حقیقت کو غلط ثابت کرنے کے لیے آپ ﷺ کی پوری دعوت ہی میں اعتراضات کے ذریعہ شکوک و شبہات پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ان آیات میں ان کے دو اعتراضات بیان کیے گئے ہیں:

i- اللہ تعالیٰ فرشتے بھیج کر ہم پر براہ راست وحی نازل کیوں نہیں کر دیتا؟

ii- اللہ تعالیٰ بذات خود سامنے آکر کیوں نہیں بتاتا کہ محمد ﷺ میرے نبی اور قرآن میرا کلام ہے؟

اعتراضات کے جواب میں فرمایا گیا کہ جس روز فرشتے ان کافروں کی جان نکالنے یا ان پر عذاب نازل کرنے آئیں گے اُس روز ان کافروں کے لیے کوئی اچھی خبر نہ ہوگی۔ اُس روز یہ فریاد کرتے ہوئے پکاریں گے کہ ہے کوئی پناہ گاہ جہاں وہ چھپ کر خود کو عذاب سے بچا سکیں؟

### آیات ۲۳ تا ۲۴

#### کافروں کی نیکیوں کا انجام

اور ہم بڑھیں گے اُس کی طرف جو انہوں نے کیا ہوگا کوئی عمل	وَقَدْ مَنَّآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ
پھر کر دیں گے اُسے اڑتا ہوا غبار۔	فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا ۚ
جنت والوں کا اُس روز بہترین ٹھکانا ہوگا	أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا
اور بہت عمدہ آرام گاہ ہوگی۔	وَ أَحْسَنُ مَقِيلًا ۚ

### آیات ۲۵ تا ۲۶

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## قیامت کا دن کافروں پر بھاری ہوگا

وَيَوْمَ تَشْقَى السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ	اور جس روز آسمان پھٹ جائے گا بادل کے ساتھ
وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ﴿٢٥﴾	اور نازل کیے جائیں گے فرشتے لگاتار۔
الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ	اور بادشاہی اُس روز ہوگی حقیقی صرف رحمان کے لیے
وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ﴿٢٦﴾	اور ہوگا وہ دن کافروں پر بہت مشکل۔

ان آیات میں یہ منظر بیان کیا گیا کہ روزِ قیامت آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا۔ میدانِ حشر میں جہاں تمام جن و انس جمع ہوں گے، فرشتوں کا لگاتار نزول ہوگا۔ وہ حساب کتاب کے حوالے سے مختلف امور انجام دینے کے لیے نازل کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حساب کتاب لینے کے لیے جلوہ افروز ہوں گے۔ اُس روز کل اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔ کافروں کے لیے وہ دن انتہائی بھاری اور مشکل ثابت ہوگا۔

## آیات ۲۷ تا ۲۹

## بری دوستی کا انجام

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ	اور اُس روز چبائے گا ظالم اپنا ہاتھ
يَقُولُ لِيَأْتِنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾	وہ کہے گا اے کاش! میں نے اختیار کیا ہوتا رسول کے ساتھ راستہ۔
يُوَيْدِي لِيَئْتِنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾	ہائے میری بربادی! کاش میں نے نہ بنایا ہوتا فلاں کو دلی دوست۔
لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي	یقیناً اُسی نے بہکا دیا مجھے نصیحت سے اس کے بعد کہ وہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۝۱۹	میرے پاس آئی
اور ہے شیطان انسان کو بے یار و مددگار چھوڑنے والا۔	

یہ آیات روزِ قیامت ایک ظالم و سرکش انسان کی حسرت بھری فریاد بیان کر رہی ہیں۔ وہ ندامت سے اپنا ہاتھ چباتے ہوئے پکارے گا کہ کاش میں نے رسول اللہ ﷺ کے راستے کی پیروی کی ہوتی۔ کاش میں نے فلاں شخص سے دوستی نہ کی ہوتی۔ میں نے جب بھی کسی نیکی کا ارادہ کیا اُس بد بخت نے مجھے نیکی سے دور رہنے اور گناہ کا کام کرنے کی پٹی پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا داروں اور برے لوگوں کی دوستی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۰ تا ۳۱

#### اللہ کے رسول ﷺ کا شکوہ

وَقَالَ الرَّسُولُ يَرْبِّ	اور شکوہ کریں گے رسول اے میرے رب!
إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝۲۰	بے شک میری قوم نے کر دیا تھا اس قرآن کو نظر انداز کیا ہوا۔
وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ	اور اسی طرح سے ہم نے بنا دیے ہر نبی کے لیے دشمن مجرموں میں سے
وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ۝۲۱	اور اے نبی! کافی ہے آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مدد دینے والا۔

ان آیات میں اُس شکوہ کا بیان ہے جو روزِ قیامت اللہ کے رسول ﷺ، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش فرمائیں گے۔ وہ شکوہ یہ ہو گا کہ میری قوم نے قرآنِ حکیم جیسی عظیم نعمت کی ناقدری کی اور اس سے کنارہ کشی کر لی۔ آیت ۳۱ میں فرمایا کہ قرآن سے کنارہ کشی کرنے والے مجرم ہیں اور ہر نبی کے خلاف ایسے مجرم دشمن بن کر آتے رہے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان دشمنوں کے عزائم کو ہمیشہ ناکام بنا دیا اور نبی کی مدد کے لیے اسباب اور مخلص ساتھی فراہم کر دیے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے آیت ۳۰ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

"آیت میں اگرچہ ذکر صرف کافروں کا ہے تاہم قرآن کی تصدیق نہ کرنا، اُس میں تدبر نہ کرنا، اُس پر عمل نہ کرنا، اُس کی تلاوت نہ کرنا، اُس کی تصحیح قرأت کی طرف توجہ نہ کرنا، اُس سے اعراض کر کے دوسری لغویات یا حقیر چیزوں کی طرف متوجہ ہونا، یہ سب صورتیں درجہ بہ درجہ ہجرانِ قرآن کے تحت میں داخل ہو سکتی ہیں۔" اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنِ حکیم کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۲ تا ۳۴

#### کافروں کا ایک اور اعتراض

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا	اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا
لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً	کیوں نہیں نازل کر دیا گیا ان پر قرآن ایک ہی بار؟
كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ	ایسا اس لیے ہوا تاکہ اے نبی! ہم تقویت دیں اس کے ذریعہ آپ کے دل کو
وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ۝۳۲	اور ہم نے پڑھا ہے اسے ٹھہر ٹھہر کر۔
وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ	اور وہ نہیں لائیں گے آپ کے سامنے کوئی بھی اعتراض مگر ہم لے آئیں گے آپ کے پاس حق
وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ۝۳۳	اور بہترین وضاحت۔
الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ	جو لوگ جمع کیے جائیں گے اپنے چہروں کے بل جہنم کی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

طرف	
یہ وہ لوگ ہیں جو بدترین ہیں ٹھکانے کے لحاظ سے	أُولَٰئِكَ شَرُّ مَكَانًا
اور بہت بھٹکے ہوئے ہیں راستے کے اعتبار سے۔	وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝۳۷

کافر اعتراض کر رہے تھے کہ قرآن پورے کا پورا ایک ساتھ نازل کیوں نہیں ہوتا؟ محسوس ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن بنا رہے ہیں اور ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان آیات میں جواب دیا گیا کہ قرآن حکیم کو بتدریج نازل کرنے کی کئی حکمتیں ہیں:

i- وقفہ وقفہ سے قرآن کا نزول حفظ کرنے اور، سمجھنے کے لیے آسان ہے۔ اس طرح قرآن کی تعلیمات اچھی طرح ذہن نشین ہوتی ہیں۔ ٹھہر ٹھہر کر تھوڑی تھوڑی بات کہنا اور ایک ہی بات کو مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے بیان کرنا فہم کے لیے زیادہ مفید ہے۔

ii- ایک حکم اگر مناسب موقع پر دیا جائے تو اس کی حکمت اور روح زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے اور اس پر عمل کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر تمام احکام دفعہ وار مرتب کر کے بیک وقت دے دیے گئے ہوتے تو ان کی حکمت و روح کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا دشوار ہو جاتا۔

iii- اللہ تعالیٰ کفر اور ظلم کے مقابلہ میں ایمان اور عدل کی ایک تحریک برپا کرنا چاہتا ہے۔ اس تحریک کی ضرورت ہے کہ جیسے جیسے یہ آگے بڑھتی رہے، حسبِ موقع و ضرورت ہدایات نازل ہوتی رہیں۔ جب بھی کوئی مسئلہ سامنے آئے، کوئی اعتراض کیا جائے، کوئی سوال پوچھا جائے، کفار کی طرف سے ایذا پہنچائی جائے، اللہ تعالیٰ قرآن کے نزول کے ذریعہ مؤثر رہنمائی اور صبر و استقامت پر بہترین اجر کی بشارت عطا فرمادے تاکہ یہ نبی اکرم ﷺ اور مومنوں کی دلجوئی اور ثابت قدمی کا ذریعہ بنے۔

iv- حق اور باطل کی مسلسل کشمکش میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار، وقتاً فوقتاً، موقع بموقع پیغام آنا زیادہ کارگر ہے۔ اس سے مومنین محسوس کرتے ہیں کہ جس اللہ نے ہمیں اس کام پر مامور کیا ہے، وہ ان کی طرف متوجہ ہے۔ ان کے کام سے دلچسپی لے رہا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہے۔ اُن کے حالات پر نگاہ رکھتا ہے۔ اُن کی مشکلات میں رہنمائی کر رہا ہے۔ ہر ضرورت کے موقع پر اُنہیں مخاطب فرما کر اُن کے ساتھ اپنے تعلق کو تازہ کرتا رہتا ہے۔ یہ چیز مومنوں کا حوصلہ بڑھانے والی اور عزم کو مضبوط رکھنے والی ہے۔ ایک طرف قرآن کے بتدریج نزول سے نبی ﷺ اور صحابہ کرام کو اطمینانِ قلب اور حوصلہ حاصل ہوتا ہے۔ دوسری طرف اعتراضات اور ظلم کرنے والے ذلیل ہوتے ہیں اور اُن کی ذلت اُس وقت انتہا کو پہنچ جائے گی جب اُنہیں اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

### آیات ۳۵ تا ۴۰

#### ماضی کی عبرتناک داستانیں

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ	اور بے شک ہم نے عطا فرمائی موسیٰ کو کتاب
وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ۝۳۵	اور ہم نے بنا دیا اُن کے ساتھ اُن کے بھائی ہارون کو مددگار۔
فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا	پھر ہم نے کہا تم دونوں جاؤ اُن لوگوں کی طرف جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو
فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۝۳۶	تو ہم نے ہلاک کر دیا اُنہیں بالکل تباہ کر کے۔
وَقَوْمَ نُوحٍ لَّهَا كَذَبُوا الرُّسُلَ	اور نوحؑ کی قوم کہ جب اُنہوں نے جھٹلایا رسولوں کو
أَغْرَقْنَاهُمْ	ہم نے غرق کر دیا اُنہیں
وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً	اور بنا دیا اُنہیں عبرت کی ایک نشانی لوگوں کے
وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝۳۷	اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ظالموں کے لیے دردناک

عذاب۔	
اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والے	وَعَادًا وَثَمُودًا وَأَصْحَابَ الرَّسِّ
اور نسلیں اس کے درمیان بہت سی۔	وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا ۝۳۸
اور ہر ایک کہ ہم نے بیان کیں اُس کے لیے (عبرتِ ناک) مثالیں	وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ
اور ہر ایک کو ہم نے تباہ کیا بری طرح سے۔	وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝۳۹
اور یقیناً یہ کافر آئے ہیں اُس بستی کے پاس جس پر برسائی گئی بری بارش	وَلَقَدْ آتَوْنَا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمِطِرَتْ مَطَرُ السَّوْءِ
تو کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں اُسے	أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا
بلکہ وہ امید نہیں رکھتے دوبارہ جی اٹھنے کی۔	بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝۴۰

ان آیات میں کئی قوموں کے عبرتِ ناک انجام کا بیان ہے۔ ان قوموں میں آلِ فرعون، قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، کنوئیں والے اور قومِ لوط شامل ہیں۔ رسولوں نے ان قوموں کے سامنے حق کی دعوت پیش کرنے کا حق ادا کر دیا۔ بد قسمتی سے ان قوموں کی اکثریت نے حق کی دعوت کا مذاق اڑایا اور پھر اللہ نے بھی انہیں تباہ کر کے ماضی کی عبرتِ ناک داستان بنا دیا۔ مشرکین مکہ کا ان داستانوں سے عبرت حاصل نہ کرنے کا سبب یہ ہے کہ انہیں مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اعمال کی جوابدہی کا یقین ہی نہیں۔

آیات ۴۱ تا ۴۲

گستاخانِ رسول کا برا انجام

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَإِذَا رَأَوْكَ	اور اے نبی! جب بھی وہ دیکھتے ہیں آپ کو
إِنْ يَتَّخِذُ وَنَكَ إِلَّا هُزُوًا	نہیں بناتے وہ آپ کو مگر مذاق
أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝	(کہتے ہیں) کیا یہ ہیں وہ جنہیں بھیجا ہے اللہ نے رسول بنا کر؟
إِنْ كَادَ لَيُضِلَّنَا عَنْ الْهَتِنَا	بے شک قریب تھا کہ یہ بھٹکا دیتے ہمیں ہمارے معبودوں سے
لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا	اگر یہ نہ ہوتا کہ ہم ڈٹ گئے ہوتے اُن پر
وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ	اور عنقریب وہ جان لیں گے جب وہ دیکھیں گے عذاب
مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝	کون زیادہ بھٹکا ہوا ہے راستے کے اعتبار سے۔

مشرکین مکہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھتے تو آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے۔ آپ ﷺ کی رسالت کا مذاق اڑاتے اور بڑے فخر سے کہتے کہ انہوں نے تو ہمیں شرک سے ہٹانے کی بڑی کوشش کی لیکن ہم نے شرک پر جمے رہ کر اُن کی کوششوں کو ناکام بنادیا۔ ان آیات میں گستاخانِ رسول کو خبردار کیا گیا کہ جب وہ شرک اور اپنی گستاخیوں کی بدترین سزا پائیں گے تو جان لیں گے کہ کون حق پر تھا اور کون پر لے درجہ کی گمراہی پر تھا؟

آیات ۴۳ تا ۴۴

نفس کی پیروی بھی شرک ہے

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهًا هَوَاهُ	اے نبی! کیا آپ نے دیکھا اُسے جس نے بنا لیا ہے معبود اپنی خواہشاتِ نفس کو؟
--	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝۳۲	تو کیا آپ ہوں گے اُس کے ذمہ دار؟
اَمْ تَحْسَبُ اَنْ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ	یا آپ خیال کرتے ہیں کہ اُن میں سے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں
اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ	وہ نہیں ہیں مگر چوپایوں کی طرح
بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۳۳	بلکہ وہ زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں راستے کے اعتبار سے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ کچھ لوگوں کا معبود اُن کی خواہشاتِ نفس ہوتی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے بجائے نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ اُنہیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ شریعت میں کیا حلال ہے اور کیا حرام، بلکہ جو جی میں آتا ہے وہی کرتے ہیں۔ بقول مولانا روم

نفس ماہم کم تراز فرعون نیست

لیک اور اعون، ایس راعون نیست

"ہمارا نفس کسی طرح بھی فرعون سے کم نہیں۔ اُس کے پاس لشکر تھا (لہذا اُس نے خدائی کا دعویٰ کیا) ہمارے نفس کے پاس لشکر نہیں (اس لیے بظاہر خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا)۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ "آسمان کے نیچے اللہ تعالیٰ کے سوا جتنے معبود بھی پوجے جا رہے ہیں، اُن میں اللہ کے نزدیک بدترین معبود وہ خواہشِ نفس ہے جس کی پیروی کی جا رہی ہو" (طبرانی)۔ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے انسان نہیں درحقیقت حیوان ہیں۔ وہ زندگی نہیں گزار رہے بلکہ زندگی اُنہیں گزار رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حیوانی تقاضوں سے بلند تر پاکیزہ مقصدِ زندگی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ ایسا مقصدِ زندگی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔ یہ مقصدِ زندگی ہے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرنا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آیات ۴۵ تا ۵۰  
اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہی نعمتیں

کیا تم نے نہیں دیکھا اپنے رب کو کہ کیسے اُس نے پھیلا دیا سائے کو	أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ
اور اگر وہ چاہتا تو یقیناً کر دیتا اُسے ٹھہرا ہوا	وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا
پھر ہم نے بنادیا سورج کو اُس پر دلیل۔	ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسُ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝۴۵
پھر ہم نے سمیٹ لیا سایہ کو آہستہ آہستہ سمیٹ کر۔	ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝۴۶
اور وہی اللہ ہے جس نے بنایا تمہارے لیے رات کو لباس	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا
اور نیند کو آرام	وَالنُّوْمَ سُبَاتًا
اور بنیادوں کو دوبارہ اٹھنے کے لیے۔	وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝۴۷
اور وہی ہے جس نے بھیجا ہواؤں کو	وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ
بشارت دینے والیاں بنا کر آگے آگے اپنی رحمت کے	بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
اور ہم نے نازل کیا آسمان سے پاکیزہ پانی۔	وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝۴۸
تاکہ ہم زندہ کریں اس کے ذریعہ مردہ زمین کو	لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا
اور ہم پلائیں اسے انہیں جو ہم نے پیدا کیے ہیں بہت	وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝۴۹

سے چوپائے اور انسان۔	
اور ہم نے گردش دی ہے اس پانی کو اُن کے درمیان	وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ
تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں	لِيَذْكُرُوا
تو حق قبول نہیں کیا اکثر انسانوں نے مگر ناشکری کرتے ہوئے۔	فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝۵۰

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی کئی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ سورج اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس سے ہمیں سایہ، دھوپ، رات اور دن کی نعمتیں میسر آتی ہیں۔ رات کے وقت نیند انسان کو راحت پہنچا کر کام کاج کے لیے دوبارہ تازہ دم کر دیتی ہے۔ بادلوں کو لانے والی ٹھنڈی ہوائیں، بادلوں سے برسنے والی بارش اور بارش سے حاصل ہونے والا صاف ستھرا پانی عظیم انعامات الہی ہیں۔ پھر پانی کی گردش کا نظام یعنی سمندر سے بخارات کا اٹھنا، بادلوں کی صورت میں پہاڑوں تک جانا، وہاں برف کی صورت میں جم جانا، پھر برف کا پگھل کر دریاؤں اور زیر زمین سوتوں کی صورت میں بہنا اور بہتے بہتے سمندر میں آ جانا کیسا بے مثال عطیہ خداوندی ہے۔ پانی کی گردش کے اس نظام سے سارا سال انسانوں اور دیگر مخلوقات کو تازہ پانی فراہم ہوتا رہتا ہے۔ بد قسمتی سے انسانوں کی اکثریت ان نعمتوں سے استفادہ کر کے کام وہ کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہیں۔ واقعی انسانوں کی اکثریت بڑی ہی احسان فراموش ہے۔

### آیات ۵۱ تا ۵۲

#### جہاد بالقرآن

اور اگر ہم چاہتے تو یقیناً بھیج دیتے ہر بستی میں ایک خبر دار کرنے والا۔	وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ تَذِيرًا ۝۵۱
پس اے نبی! آپ مت بات مانیں کافروں کی	فَلَا تُطِيعُوا الْكُفْرِينَ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿۵۱﴾

اور جہاد کیجئے اُن سے اس قرآن کے ذریعہ بہت بڑا جہاد۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر بستی میں الگ الگ نبی بھیج سکتا تھا لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ اُس نے اب دنیا بھر کے لیے ایک ہی نبی ارسال کر دیا ہے۔ جس طرح ایک سورج سارے جہان کے لیے کافی ہے، اسی طرح یہ نبی ﷺ تمام جہان والوں تک ہدایت کا نور پہنچانے کے لیے کافی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ کفار کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ کریں اور اُن کے خلاف قرآن حکیم کے ذریعہ جہاد کریں۔ جہاد بالقرآن یہ ہے کہ قرآن کے ذریعہ اُن پر حق کو واضح کرنا، اُن کے باطل عقائد کی نفی کرنا اور اُن کے اعتراضات و سوالات کے جوابات دے کر اُن پر اتمام حجت کرنا، جو حق قبول کر لیں قرآن کے ذریعہ اُن کی تربیت و تزکیہ کرنا اور انہیں دین حق کی سربلندی کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار کرنا۔ نبی اکرم ﷺ نے نبوی زندگی کے پورے ۲۳ برس جہاد میں گزارے۔ ان میں سے ۱۵ برس تک آپ ﷺ نے صرف جہاد بالقرآن کیا اور دعوت کے ذریعے منظم اور تربیت یافتہ ساتھیوں کی ایک جماعت تیار کر لی۔ بقیہ ۸ برس آپ ﷺ نے جہاد بالقرآن بھی جاری رکھا اور اس کے ساتھ ساتھ منظم جماعت کے ذریعہ عسکری جہاد کر کے دین حق کو غالب کر دیا۔ گویا آپ ﷺ کے جہاد میں جہاد بالقرآن کو زیادہ اہمیت حاصل رہی۔ بقول اکبر الہ آبادی

خدا کے کام دیکھو بعد کیا ہے اور کیا پہلے

نظر آتا ہے مجھ کو بدر سے غارِ حرا پہلے

غارِ حرا سے جہاد بالقرآن شروع ہوا اور بدر سے عسکری جہاد۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ابتدائی طور پر قرآن سیکھنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم بھی تربیت یافتہ ساتھیوں کی ایسی منظم جماعت فراہم کر لیں جو غلبہ دین کی جدوجہد کے آئندہ مراحل کے لیے اپنا کردار ادا کر سکے۔ آمین!

آیات ۵۳ تا ۵۵

اللہ تعالیٰ کی کچھ اور نعمتیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ	اور وہی ہے اللہ جس نے ملا کر چلائے دو دریا
هَذَا عَذَبٌ فُرَاتٌ	یہ ہے بیٹھا پیاس بجھانے والا
وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ	اور یہ ہے کھار اکڑوا
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا	اور اُس نے رکھ دیا ان دونوں کے درمیان پردہ
وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿۵۳﴾	اور ایک آڑ روکنے والی (باہم ملنے سے)
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا	اور وہی ہے جس نے بنایا پانی سے انسان کو
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا	پھر بنایا اُسے خاندان والا اور سسرال والا
وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿۵۴﴾	اور ہے اے نبی! آپ کا رب بڑی قدرت والا۔
وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ	اور وہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا اُن کی جو نہ نفع دیتے ہیں اُنہیں اور نہ ہی نقصان پہنچاتے ہیں اُنہیں
وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ﴿۵۵﴾	اور ہے کافر اپنے رب کی طرف سے پیٹھ پھیرنے والا۔

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں بیان کر رہی ہیں جن کا تعلق پانی سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کے دو طرح کے سوتے بہا دیئے ہیں۔ ایک کا ذائقہ کڑوا اور نمکین ہے جبکہ دوسرا میٹھا اور پیاس بجھانے والا ہے۔ دونوں باہم بہتے ہیں لیکن اُن کے درمیان ایک ایسا پردہ ہے جس سے اُن کی آپس میں آمیزش نہیں ہو سکتی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پانی ہی سے انسان کو تخلیق فرمایا اور اُس کی سہولت و مدد کے لیے دو طرح کے رشتہ دار بنائے۔ ایک پیدائش کے سبب سے اور دوسرے نکاح کی وجہ سے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے احسانات بے شمار

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہیں۔ البتہ انسانوں کی اکثریت کی احسان فراموشی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی ہستیوں کو معبود بناتی ہے جو نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی نقصان۔ اللہ تعالیٰ ہی ان ناشکروں کو اپنی روش پر توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵۶ تا ۶۰

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی عظمت

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٥٦﴾	اے نبی! ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر۔
قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ	فرمائیے میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجر
إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٥٧﴾	سوائے اس کے کہ جو چاہے اختیار کر لے اپنے رب کی طرف کا راستہ۔
وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ	اور بھروسہ کیجئے ہمیشہ زندہ رہنے والے پر جو کبھی فوت نہیں ہوگا
وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ	اور تسبیح کیجیے اُس کی حمد کے ساتھ
وَكَفَىٰ بِهِ بَذُنُوبٍ عِبَادَهُ خَيْرًا ﴿٥٨﴾	اور وہ کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونے والا۔
الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ	وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے چھ دنوں میں
ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ	پھر بیٹھا تختِ حکومت پر

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ رحمان ہے، پوچھیے اُس کے بارے میں کسی باخبر سے۔	الرَّحْمَنُ فَسَلُّ بِهِ خَبِيرًا ۝۵۹
اور جب اُن سے کہا جاتا ہے سجدہ کرو رحمان کو	وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ
وہ کہتے ہیں کون ہے یہ رحمان؟	قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ
کیا ہم سجدہ کریں اُسے جس کا آپ حکم دیں ہمیں؟	أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا
اور یہ بات بڑھادی ہے انہیں نفرت کرنے میں۔	وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۝۶۰

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے حبیب ﷺ کی اور پھر اپنی عظمت کا اظہار فرمایا۔ اللہ کے رسول ﷺ نیک لوگوں کو بہترین انعامات کی بشارت دینے والے اور گناہ گاروں کو برے انجام سے خبردار کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ کی تبلیغ بالکل بے غرض و بے لوث ہے جس کا مقصد صرف اور صرف نوعِ انسانی کی خیر خواہی ہے۔ آپ ﷺ کا بھروسہ اسبابِ یالوگوں پر نہیں بلکہ عظمتوں والے اللہ تعالیٰ پر ہے۔ آپ ﷺ اُسی اللہ کی تسبیح و حمد کرتے ہیں جو زندہ جاوید اور تمام انسانوں کے اعمال سے واقف ہے۔ اُسی نے پوری کائنات بنائی اور وہی اس کائنات کا تنہا مالک ہے۔ بلاشبہ وہ رحمان ہے یعنی انتہائی رحم کرنے والا۔ کوئی مانے یا نہ مانے اللہ تعالیٰ تو بلند یوں کی معراج پر ہے۔ البتہ یہ مشرکین مکہ کی محرومی ہے کہ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ رحمان کو سجدہ کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمان والی شان ہی کا انکار کر دیتے ہیں اور ان بد بختوں کی سرکشی مزید بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی جاہلانہ روش اختیار کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶۱ تا ۶۲

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور... تذکر و تشکر کا ذریعہ

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا	بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے بنائے آسمان میں برج
--	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَهْرًا مُنِيرًا ۝۲۱	اور بنایا اُس میں چراغ اور روشنی کرنے والا چاند۔
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً	اور بنایا رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا
لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ	اُس کے لیے جو چاہے نصیحت حاصل کرنا
أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝۲۲	یا چاہے شکر کرنا۔

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کے ثمرات بیان کر رہی ہیں۔ ستاروں سے جگمگاتا ہوا آسمان، جلتا ہوا سورج، چمکتا ہوا چاند اور ایک دوسرے کا تعاقب کرتے ہوئے دن رات، اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیاں ہیں۔ ان نشانیوں پر غور و فکر سے ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے یعنی یہ یقین دل میں پیدا ہوتا ہے کہ کوئی عظیم خالق و قادر ہستی ہے جس نے انہیں بنایا ہے اور وہی یہ نظام کائنات چلا رہا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے لیے شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں کیونکہ یہ تمام نعمتیں انسانوں کے استفادہ کے لیے ہی بنائی گئی ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کی آیات پر غور و فکر کا حاصل ہے تذکر اور تشکر۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دونوں سعادتیں عطا فرمائے: اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ! ہمیں توفیق عطا فرما اپنے ذکر، اپنے شکر اور اچھی طرح سے اپنی عبادت کی۔ آمین!

آیات ۶۳ تا ۶۷

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے پانچ اوصاف

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا	رحمان کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر آہستگی کے ساتھ
وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ	اور جب بحث کرنے لگتے ہیں اُن سے جاہل

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَقَالُوا سَلَامًا ۝۲۶	وہ کہتے ہیں تم پر سلام۔
وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۝۲۷	اور جو رات بسر کرتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے۔
وَالَّذِينَ يَقُولُونَ	اور جو دعا کرتے ہیں
رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ	اے ہمارے رب! ہٹا دے ہم سے جہنم کا عذاب
إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝۲۸	بے شک اُس کا عذاب چمٹنے والا ہے۔
إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝۲۹	بے شک وہ بری جگہ ہے ٹھکانے کے اعتبار سے اور عارضی قیام کے اعتبار سے۔
وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا	اور وہ جب خرچ کرتے ہیں
لَمْ يُسْرِفُوا	نہ اسراف کرتے ہیں
وَلَمْ يَقْتُرُوا	اور نہ ہی بخل کرتے ہیں
وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ۝۳۰	اور ہوتا ہے (اُن کا خرچ) اِس کے درمیان میانہ روی پر۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے پانچ اوصاف حمیدہ کا ذکر ہے:

i۔ وہ خود کو آقا نہیں سمجھتے ہیں اور بڑی عاجزی و انکساری کی روش اختیار کرتے ہیں۔

ii۔ دعوت و تبلیغ کے دوران اگر کوئی جذباتی انسان اُن سے الجھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ بڑی خوبصورتی کے ساتھ سلام کہہ کر

علیحدہ ہو جاتے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

iii- وہ طویل قیام و سجود کے ساتھ نماز تہجد کا اہتمام کرتے ہیں۔

iv- اپنی خصوصی عبادات کے باوجود وہ جہنم کی ہولناکی سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور اس سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

v- وہ مال خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔ نہ بخل کرتے ہیں اور نہ ہی اسراف۔

### آیات ۶۸ تا ۷۱

بڑے بڑے گناہ اور اُن سے توبہ کے ثمرات

اور یہ وہ لوگ ہیں جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو	وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ
اور وہ نہیں قتل کرتے کسی ایسی جان کو جسے محترم ٹھہرایا ہے اللہ نے مگر حق کے ساتھ	وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
اور نہ ہی وہ زنا کرتے ہیں	وَلَا يَزْنُونَ
اور جس نے کیا ایسا	وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
وہ پائے گا گناہ کی سزا	يَلْقَ أَثَامًا ۝۶۸
بڑھایا جائے گا اُس کے لیے عذاب قیامت کے دن	يُضَعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وہ ہمیشہ رہے اُس میں ذلیل ہو کر۔	وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا ۝۶۹
سوائے اُس کے جس نے توبہ کی	إِلَّا مَنْ تَابَ
اور ایمان لایا	وَأَمَنَ

وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	اور عمل کیا اچھا عمل
فَأُولَٰئِكَ يَبْدِلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ	تو یہ وہ لوگ ہیں کہ بدل دے گا اللہ اُن کی برائیوں کو اچھائیوں سے
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝	اور ہے اللہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا۔
وَمَنْ تَابَ	اور جس نے توبہ کی
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور عمل کیا اچھا
فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝	تو بے شک وہی ہے جس نے توبہ کی اللہ کے حضور سچی توبہ۔

ان آیات میں شرک، قتل ناحق اور زنا کو بڑے گناہ قرار دیا گیا۔ وعید سنائی گئی کہ جس نے ان گناہوں کا ارتکاب کیا وہ سزا پا کر رہے گا۔ روز قیامت اُس کی سزائیں مزید اضافہ کیا جائے گا۔ یہ عذابِ قبر کی طرف اشارہ ہے۔ قیامت سے پہلے اُسے عذابِ قبر کا سامنا کرنا پڑے گا اور پھر روز قیامت مزید بڑے عذاب یعنی آتشِ جہنم میں جلنا ہو گا۔ البتہ اگر کوئی سچی توبہ کر لے تو سزا سے بچ جائے گا۔ سچی توبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑی ندامت کے ساتھ بخشش کی التجا کرے، اُس کی طرف پلٹنے کے عزم کا اظہار کرے، اپنے اُس ایمان کو پھر سے تازہ کرے جس میں کمی کی وجہ سے گناہوں میں ملوث ہوا، اگر کسی بندہ کا حق مارا ہے تو اُسے راضی کرے اور اب ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنا شروع کر دے۔ ایسے لوگوں کی توبہ نہ صرف قبول کی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ اُن کے نامہ اعمال میں برائیوں کی جگہ اچھائیاں تحریر فرمادے گا۔ آخر میں اس بات پر زور دیا گیا کہ سچی توبہ اُسی کی ہے جس کی زندگی توبہ کے بعد پاکیزہ اور نیکیوں سے آراستہ ہو گئی ہو۔ زندگی کے رُخ کانکیوں کی طرف پلٹ جانا توبہ کی قبولیت کی علامت ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۷۲ تا ۷۴

## اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی چار صفات

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ	اور یہ وہ لوگ ہیں جو شامل نہیں ہوتے جھوٹے کام میں
وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾	اور جب وہ گزرتے ہیں کسی بے مقصد کام کے پاس سے تو گزرتے ہیں بڑی شان بے نیازی کے ساتھ۔
وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ	اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے اُن کے رب کی آیات کے ذریعہ
لَمْ يَخْرُوْا عَلَيْهَا صَبًّا وَعُتْيًا ﴿٧٣﴾	تو نہیں گر پڑتے اُن پر بہرے اور اندھے ہو کر
وَالَّذِينَ يَقُولُونَ	اور جو دعا کرتے ہیں
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا ذُرِّيَّتًا قُرَّةَ أَعْيُنٍ	اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾	اور ہمیں بنادے پرہیزگاروں کا پیشوا۔

یہ آیات اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی چار صفات بیان کر رہی ہیں

i۔ وہ جھوٹ بولنا تو درکنار کسی ایسی محفل میں موجودگی اور تماشائی تک بننا گوارا نہیں کرتے جہاں جھوٹ بولا جا رہا ہو یا جھوٹ پر مبنی کوئی معاملہ طے پا رہا ہو۔ حقیقت میں ہر گناہ اس لحاظ سے جھوٹ ہے کہ وہ اپنی جھوٹی چمک دمک کی وجہ ہی سے اپنی طرف مائل کرتا ہے۔ مومن حق کی معرفت کی وجہ سے اس جھوٹ کو ہر روپ میں پہچان لیتا ہے، خواہ وہ کیسے ہی دلفریب دلائل کے ساتھ آئے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ii- وہ کسی لایعنی بات میں ملوث ہونا تو درکنار بلکہ ایسی جگہ کھڑا ہونا بھی پسند نہیں کرتے جہاں وقت کی بربادی کی کوئی سرگرمی انجام دی جا رہی ہو۔

iii- اُنہیں جب اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے تو اُسے پوری توجہ اور عمل کی نیت سے سنتے ہیں۔

iv- وہ اپنی بیویوں اور اولادوں کے لیے پارسائی کے لیے فکر مند رہتے ہیں، اپنی سی کوشش کرتے رہتے ہیں اور دعا کرتے رہتے ہیں کہ وہ نیکیوں پر کار بند رہ کر اُن کے حق میں صدقہ جاریہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ اُنہیں ایسے نیک کاموں کی توفیق عطا کی جائے جن کی پرہیزگار لوگ پیروی کریں اور روز قیامت اُنہیں ایک ایسے گھرانے کے سربراہ کے طور پر حاضر کیا جائے جو متقیوں پر مشتمل ہو۔

### آیات ۷۵ تا ۷۶

#### اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا حسین انجام

اُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ	یہی وہ (خوش نصیب) ہیں جنہیں بدلے میں دیئے جائیں گے جنت کے بالا خانے
بِمَا صَبَرُوا	بسبب اس کے اُنہوں نے صبر کیا
وَيُلْقَوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾	اور اُن کا استقبال کیا جائے گا دعا کے ساتھ اور سلام کے ساتھ۔
خُلْدٍ يِّنَ فِيهَا	وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں
حَسَنَتٌ مُّسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾	وہ بہت عمدہ جگہ ہے ٹھکانے کے اعتبار سے اور عارضی قیام کے اعتبار سے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا استقبال سلامتی کی دعاؤں کے ساتھ کیا جائے گا۔ انہیں دنیا میں صبر و ایثار کے بدلہ کے طور پر جنت کے بالا خانے عطا کیے جائیں گے۔ آیت ۷۵ کی تفسیر میں مولانا مودودی تحریر فرماتے ہیں:

"صبر کا لفظ یہاں اپنے وسیع ترین مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ دشمنانِ حق کے مظالم کو مردانگی کے ساتھ برداشت کرنا۔ دینِ حق کو قائم اور سر بلند کرنے کی جدوجہد میں ہر قسم کے مصائب اور تکلیفوں کو سہہ جانا۔ ہر خوف اور لالچ کے مقابلے میں راہِ راست پر ثابت قدم رہنا۔ شیطان کی تمام تر غیبات اور نفس کی ساری خواہشات کے علی الرغم فرض کو بجالانا، حرام سے پرہیز کرنا اور حدود اللہ پر قائم رہنا۔ گناہ کی ساری لذتوں اور منفعتوں کو ٹھکرا دینا اور نیکی و راستی کے ہر نقصان اور اُس کی بدولت حاصل ہونے والی ہر محرومی کو انگیز کر جانا۔ غرض اس ایک لفظ کے اندر دین اور دینی رویے اور دینی اخلاق کی ایک دنیا کی دنیا سمو کر رکھ دی گئی ہے۔"

آیت ۷۶ میں ارشاد ہوا کہ بلاشبہ جنت بہت ہی حسین مقام ہے۔ اُن انبیاء و شہداء کے لیے بھی جو فی الحال عارضی طور پر وہاں مقیم ہیں اور اُن تمام سعادت مندوں کے لیے بھی جو روزِ قیامت مستقل طور پر وہاں داخل کر دیے جائیں گے۔ اے اللہ! ہمیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرما اور جنت الفردوس کی نعمت عطا فرما۔ آمین!

### آیت ۷۷

مشرکین مکہ کے لیے دھمکی

اے نبی! فرمائیے نہیں پرواہ کرتا تمہاری میرا رب	قُلْ مَا يَعْبُودُ بَكُمْ رَبِّي
اگر نہ ہوتا تمہارا اُسے پکارنا	كَوْلَا دُعَاؤَكُمْ
پس تم جھٹلا چکے ہو	فَقَدْ كَذَّبْتُمْ
سوابِ عنقریب ہو گا عذاب کا چمٹنا۔	فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝

اس آیت میں مشرکین مکہ کو خبردار کر دیا گیا کہ تم دعوتِ حق پر بے بنیاد اعتراضات کر رہے ہو جس کا برا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ تم پر فوری عذاب بھی نازل کیا جاسکتا ہے لیکن جب بھی تم پر مصیبت آتی ہے تم اپنے خود ساختہ معبودوں کو بھول کر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہیں مصیبت سے نکال دیتا ہے اور تم دوبارہ اُس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنے لگتے ہو۔ تمہاری یہ ناشکری اور احسان فراموشی ایک طویل مدت سے جاری ہے۔ اب بھی اگر تم نے اپنی اس مجرمانہ روش سے توبہ نہ کی تو پھر سنگین نتائج اور دردناک عذاب کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## سورۃ شُعْرَاء

## مشرکین مکہ پر اتمامِ حجت

یہ سورہ مبارکہ آیات کی تعداد کے اعتبار سے سب سے طویل مکی سورہ ہے۔ اس سورہ کے مضامین مشرکین مکہ پر آخری حجت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرتیں بیان کرنے کے بعد آٹھ بار یہ الفاظ آئے ہیں کہ

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

"یقیناً اس میں ہے نشانی اور نہیں ہیں اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے اور بے شک اے نبی ﷺ! آپ ﷺ کا رب یقیناً ہے ہی بہت زبردست ہمیشہ رحم کرنے والا"۔

مراد یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے تو اللہ العزیز (بہت زبردست) ہے یعنی فوراً عذاب دے سکتا ہے۔ لبتہ وہ الرحیم (بہت رحم کرنے والا) بھی ہے لہذا اصلاح کے لیے مہلت دیتا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۹ تا ۹
  - آیات ۱۰ تا ۱۹
  - آیات ۱۹۲ تا ۲۲۷
- مشرکین مکہ پر اتمامِ حجت کا اعلان  
مجرم قوموں کی داستانیں... مشرکین مکہ کے لیے عبرت  
عظمتِ قرآنِ حکیم

## آیات ۴ تا ۴

## نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

طسّم ١ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ١	یہ آیات ہیں واضح کتاب کی
لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ	اے نبی! شاید کہ آپ ہلاک کرنے والے ہیں اپنے آپ کو
أَلَّا يَكُونُوا مُّؤْمِنِينَ ٢	کہ وہ نہیں ہیں ایمان لانے والے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اگر ہم چاہیں تو نازل کر دیں اُن پر آسمان سے کوئی نشانی	إِنْ نَّشَأْنُزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً
اور پھر ہو جائیں اُن کی گردنیں اُس کے لئے جھک جانے والی۔	فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضُعِينَ ①

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ قرآنِ کریم کی تعلیمات بالکل واضح ہیں۔ اس کے باوجود مشرکین مکہ ان پر ایمان لانے سے اعراض کر رہے تھے۔ اُن کی اس روش پر نبی اکرم ﷺ انتہائی غمگین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی دلجوئی فرماتے ہوئے انہیں مشرکین کے حال پر افسوس نہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ کی تسلی کے لیے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایسا معجزہ دکھا دے کہ تمام لوگ ایمان لانے پر مجبور ہو جائیں، لیکن اُس کو تو وہ ایمان مطلوب ہے جو بالغیب ہو۔ اصل مومن تو وہ ہے جو قرآنِ حکیم کی فراہم کردہ رہنمائی سمجھ لینے کے بعد اپنے ارادہ و اختیار سے ایمان لائے۔ یہی دنیا کے امتحان میں کامیاب اور آخرت میں اجر و ثواب کا مستحق ہے۔

### آیات ۹ تا ۵

#### مشرکین پر عذاب آنے والا ہے

اور نہیں آتی اُن کے پاس کوئی تازہ نصیحت رحمان کی طرف سے	وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحَدَّثٍ
مگر وہ اُس سے رخ پھیرنے والے ہوتے ہیں۔	إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ⑤
پس وہ جھٹلا چکے	فَقَدْ كَذَّبُوا
تو جلد آئیں گی اُن تک وہ خبریں جن کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔	فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ①
کیا انہوں نے نہیں دیکھا زمین کی طرف	أَوْ لَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کہ اُنکے فیہا من کل زوج کریم ⑤	کتنی ہی ہم نے اگائی ہیں اُس میں ہر عمدہ قسم کی چیزیں۔
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً	یقیناً اس میں ہے نشانی
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ⑥	اور نہیں ہیں اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے۔
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ⑨	اور بے شک اے نبی! آپ کا رب یقیناً ہے ہی بہت زبردست ہمیشہ رحم کرنے والا۔

ان آیات میں مشرکین مکہ کی مجرمانہ روش کا ذکر ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کئی نشانیاں دیکھتے ہیں لیکن اُس کی طرف نہیں پلٹتے بلکہ اُس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کو حقارت سے ٹھکراتے ہیں۔ اب اُن پر حجت پوری ہو چکی ہے اور وہ عذاب سے دوچار ہونے والے ہیں۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ زمین کو اُس کے مردہ ہونے کے بعد دوبارہ زندہ کرتا ہے، اسی طرح اُنہیں بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا اور آخرت کے شدید عذاب کا مزہ اچکھائے گا۔

### آیات ۱۰ تا ۱۷

#### حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے پاس جانے کا حکم

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ	اور یاد کرو جب پکارا تمہارے رب نے موسیٰؑ کو
إِنِ انتِ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ⑩	کہ جاؤ ظالم قوم کی طرف۔
قَوْمَ فِرْعَوْنَ	یعنی فرعون کی قوم کی طرف
أَلَا يَتَّقُونَ ⑪	کیا نہیں اختیار کریں گے وہ پرہیزگاری۔
قَالَ رَبِّ	عرض کی موسیٰؑ نے اے میرے رب!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ ⑫	بے شک میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔
وَاِیْضِیْقُ صَدْرِیْ	اور تنگ ہوتا ہے میرا سینہ
وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ	اور نہیں چلتی میری زبان
فَاَرْسِلْ اِلٰی هٰرُوْنَ ⑬	پس رسالت بھیج دے ہارونؑ کی طرف۔
وَلَهُمْ عَلٰی ذَنْبٍ	اور اُن کا میرے ذمہ ایک گناہ ہے
فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ⑭	تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ قتل کر دیں گے مجھے۔
قَالَ کَلَّا	فرمایا اللہ نے ہر گز نہیں
فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَا	پس تم دونوں جاؤ ہماری آیات کے ساتھ
اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَبْعُوْنَ ⑮	بے شک ہم تمہارے ساتھ خوب سننے والے ہیں۔
فَاَتٰیَا فِرْعَوْنَ	سو جاؤ فرعون کے پاس
فَقُوْلَا اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ⑯	تو کہو بے شک ہم تمام جہانوں کے رب کے رسول ہیں۔
اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنٰی اِسْرَآءِیْلَ ⑰	یہ کہ بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو۔

یہ آیات وہ منظر بیان کر رہی ہیں جب حضرت موسیٰؑ پر نبوت کا ظہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حکم دیا کہ مصر جا کر فرعون کو توحید کی دعوت دیں اور اُس سے بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کا مطالبہ کریں۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ فرعون کی قوم کا ایک آدمی قتل خطا کی صورت میں میرے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھ سے انتقام لیں گے لہذا میرے ساتھ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

میرے بھائی ہارونؑ کو رسالت سے سرفراز فرما کر بھیجا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ درخواست منظور فرمائی اور دونوں بھائیوں کو اپنی مدد کی یقین دہانی کے ساتھ فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا۔

### آیات ۱۸ تا ۲۲

#### فرعون کا طعنہ اور حضرت موسیٰؑ کا منہ توڑ جواب

کہا فرعون نے کیا ہم نے نہیں پالا تمہیں اپنے ہاں جب تم بچے تھے؟	قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا
اور تم نے بسریکے ہمارے درمیان اپنی عمرے چند برس۔	وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ۱۸
اور تم کر گئے اپنا وہ کام جو تم کر گئے	وَفَعَلْتَ فَعَلَتِكَ الَّتِي فَعَلْتَ
اور تم ہونا شکروں میں سے۔	وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۱۹
فرمایا موسیٰؑ نے میں نے کیا تھا وہ کام جب میں تھا سیدھی راہ کا تلاش کرنے والا۔	قَالَ فَعَلْتُهَا إِذَا أَنَا مِنَ الصَّالِينَ ۲۰
تو میں نے راہ فرار اختیار کی تم سے جب میں ڈر گیا تھا تم سے	فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ
پھر عطا فرمائی مجھے میرے رب نے حکمت	فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا
اور بنا دیا مجھے رسولوں میں سے۔	وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۲۱
اور یہ کوئی نعمت ہے، تم احسان رکھ رہے ہو جس کا مجھ پر	وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَىٰ
جبکہ تم نے غلام بنا رکھا ہے تمام بنی اسرائیل کو۔	أَنْ عَبَدْتُ بُنْيَ إِسْرَائِيلَ ۲۲

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

جب حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ نے فرعون کو جا کر حق قبول کرنے کی دعوت دی تو اُس نے حضرت موسیٰؑ کو ایک طعنہ دیا۔ اُس نے کہا کہ ہم نے اپنے محل میں تمہاری پرورش کی لیکن تم نے احسان فراموشی کرتے ہوئے ہمارے ہی ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مجھ سے یہ قتل خطا اُس وقت ہوا جبکہ میں ابھی حق کی تلاش میں تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے مجھے حق سے آگاہ فرما کر نبوت سے سرفراز فرما دیا ہے، اور میری ماضی کی خطا کو معاف کر دیا ہے۔ البتہ ذرا اپنے گریبان میں جھانکو۔ تم مجھ پر پرورش کرنے کا احسان دھر رہے ہو اور تم نے میری پوری قوم کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ یہ بات سن کر فرعون لاجواب ہو گیا اور اُس نے فوراً گفتگو کا موضوع بدل دیا۔

### آیات ۲۳ تا ۳۳

#### حقیقی رب کون ہے؟

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝۲۳	پوچھا فرعون نے اور کیا ہے یہ سارے جہانوں کا رب؟
قَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا	فرمایا موسیٰؑ نے وہ جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے
إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۝۲۴	اور اُس کا بھی جو ان کے درمیان ہے
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلا تَسْتَعِينُونَ ۝۲۵	اگر تم یقین کرنے والے ہو۔
قَالَ رَبُّكُمْ	کہا فرعون نے اُن سے جو اُس کے ارد گرد تھے کیا تم نہیں سن رہے؟
وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأُولِينَ ۝۲۶	فرمایا موسیٰؑ نے جو تمہارا رب ہے
قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ	اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے۔
	کہا فرعون نے بے شک تمہارا رسول جو بھیجا گیا ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تمہاری طرف	
یقیناً دیوانہ ہے۔	لَجَجْنُونَ ﴿۲۷﴾
فرمایا موسیٰؑ نے جو مشرق اور مغرب کا رب ہے	قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اور اُس کا بھی جو ان کے درمیان ہے	وَمَا بَيْنَهُمَا
اگر تم سمجھتے ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۲۸﴾
کہا فرعون نے اگر تم نے بنایا معبود میرے سوا کسی اور کو	قَالَ لَئِنْ اتَّخَذْتُ إِلَهًا غَيْرِي
میں ضرور بنالوں کا تمہیں قیدی۔	لَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُودِينَ ﴿۲۹﴾
فرمایا موسیٰؑ نے اور اگرچہ میں لے آؤں تمہارے پاس ایک واضح چیز۔	قَالَ أَوْ لَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿۳۰﴾
کہا فرعون نے پیش کرو اسے	قَالَ فَأْتِ بِهِ
اگر تم سچوں میں سے ہو۔	إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۳۱﴾
تو ڈال دیا موسیٰؑ نے اپنا عصا	فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ
سو فوراً وہ تھا واضح اثر دیا۔	فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿۳۲﴾
اور نکالا اپنا ہاتھ (گر بیان سے)	وَنَزَعَ يَدَهُ
تو یکایک وہ تھا چمکتا ہوا دیکھنے والوں کے لیے۔	فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿۳۳﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ان آیات میں حضرت موسیٰ اور فرعون کے درمیان دلچسپ مکالمہ کا بیان ہے۔ فرعون کا دعویٰ تھا کہ اپنی رعایا کا رب وہ ہے اور مصر میں اسی کے بنائے ہوئے قوانین کا راج ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے رسول ہوں تو اُس نے پوچھا کہ تمام جہانوں کا رب کون ہے؟ حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ جو تمام آسمانوں اور پوری زمین کا رب ہے۔ وہ زمین کے مشرقی حصہ کا بھی رب ہے اور مغربی حصہ کا بھی۔ پھر وہ زمین پر موجود تمام انسانوں کا بھی رب ہے اور اُن تمام انسانوں کا بھی جو دنیا سے جا چکے ہیں۔ اس جواب پر فرعون کو اپنے رب ہونے کے دعویٰ پر شرم محسوس ہوئی کیونکہ اُس کا اقتدار تو زمین کے انتہائی مختصر حصے یعنی مصر تک محدود تھا۔ اُس نے بھرے دربار میں اپنی شرمندگی مٹانے کے لیے حضرت موسیٰ کو مجنون قرار دیا اور قید کرنے کی دھمکی دی۔ البتہ جب حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی پھینکی اور وہ خطرناک آدھا بن گئی تو فرعون کے ہوش ٹھکانے آ گئے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ کے ہاتھ نے ید بیضاء یعنی چمکتے ہوئے ہاتھ کی صورت اختیار کی تو وہ اور مرعوب ہو گیا اور اُس نے دربار پر خواست کر دیا۔

آیات ۳۴ تا ۴۲

### دنیا داروں اور اللہ والوں کا فرق

قَالَ لِمَلِكٍ حَوْلَهُ	کہا فرعون نے اُن سرداروں سے جو اُس کے ارد گرد تھے
إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ عَلِيمٌ ۝۳۴	بے شک یہ یقیناً بڑا ماہر جادو گر ہے۔
يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ	چاہتا ہے کہ نکال دے تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو سے
فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝۳۵	تو اب تم کیا مشورہ دیتے ہو۔
قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ	کہنے لگے سردار ابھی چھوڑے رکھو اسے اور اس کے بھائی کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَأَبْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٣٦﴾	اور بھیجو شہروں میں جمع کرنے والے۔
يَأْتُوكَ بِجُلٍّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾	وہ لے آئیں تمہارے پاس ہر ماہر بڑے جادو گر کو۔
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٣٨﴾	تو جمع کر لیے گئے بڑے جادو گر ایک مقرر دن کے وقت پر۔
وَقِيلَ لِلنَّاسِ	اور کہا گیا لوگوں سے
هَلْ أَنْتُمْ مُّجْتَبِعُونَ ﴿٣٩﴾	کیا تم بھی جمع ہونے والے ہو؟
لَعَنَّا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ	شاید ہم پیروی کریں بڑے جادو گروں کی
إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾	اگر ہو جائیں وہی غالب۔
فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ	پھر جب آئے بڑے جادو گر کہنے لگے فرعون سے
إِنَّ كُنَّا لَنَاجِرًا	کیا بے شک ہمارے لیے واقعی انعام ہوگا
إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤١﴾	اگر ہم ہی ہوئے غالب؟
قَالَ نَعَمْ	کہا فرعون نے جی ہاں
وَإِنَّكُمْ إِذَا لَنِ الْبُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾	اور بلاشبہ تم تب تو ضرور ہو جاؤ گے خاص لوگوں میں سے۔

حضرت موسیٰؑ کی طرف سے پیش کردہ معجزات کو فرعون اور اُس کے سرداروں نے جادو قرار دیا۔ انہوں نے بہتان لگایا کہ موسیٰؑ جادو کے فن میں مہارت حاصل کر کے آئے ہیں اور اس کے ذریعہ ہماری سر زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ باہمی مشورہ کے بعد انہوں نے تمام شہروں سے ماہر جادو گروں کو بلانے اور حضرت موسیٰؑ کے ساتھ اُن کا مقابلہ کرانے کا فیصلہ کیا۔ جادو گروں نے آکر فرعون سے پوچھا کہ اگر ہم غالب آگئے تو ہمیں کیا انعام ملے گا؟ فرعون نے کہا کہ میں تمہیں اپنے خاص مقررین میں شامل کر لوں

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

گا۔ غور کیجئے دنیا داروں نے آتے ہی معاوضے کا مطالبہ کیا جبکہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون اور اُس کے سرداروں کی خیر خواہی چاہی لیکن کسی ذاتی مفاد کے طلب گار نہ ہوئے۔ دنیا دار جو کچھ کرتے ہیں، اپنے پیٹ کی خاطر کرتے ہیں اور یہی اُن کا مقصود ہوتا ہے جبکہ انبیاء کرام ہمیشہ اپنی قوم سے یہی کہتے رہے کہ "ہم تم سے کچھ نہیں مانگتے، ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔"

### آیات ۴۳ تا ۴۸

#### حضرت موسیٰؑ کا جادو گروں سے مقابلہ

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ	فرمایا اُن سے موسیٰؑ نے
الْقَوْمَ مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٣٣﴾	ڈالو جو تم ڈالنے والے ہو۔
فَالْقَوَاعِبُ لَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ	تو اُنہوں نے ڈال دیں اپنی رسیاں اور لاٹھیاں
وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ﴿٣٤﴾	اور کہنے لگے فرعون کی عزت کی قسم! بے شک ہم ہی یقیناً غالب آنے والے ہیں۔
فَالْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ	پھر ڈالا موسیٰؑ نے اپنا عصا
فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٣٥﴾	تو وہ فوراً لٹکنے لگا اُس فریب کو جو اُنہوں نے بنا رکھا تھا
فَالْقَىٰ السَّحَرَةُ سِجْدِينَ ﴿٣٦﴾	پس گرا دیئے گئے جادو گر سجدے میں۔
قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٧﴾	پکار اُٹھے ہم ایمان لے آئے سارے جہانوں کے رب پر۔
رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٣٨﴾	موسیٰؑ اور ہارونؑ کے رب پر۔

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ اور جادو گروں کے درمیان مقابلہ کی داستان بیان ہوئی۔ جادو گروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں پھینکیں اور فرعون کی بے کا نعرہ لگا کر اپنی کامیابی کا دعویٰ کیا۔ وہ لاٹھیاں اور رسیاں بظاہر سنکتے ہوئے سانپ محسوس

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ہوئے۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنا عصا پھینکا جس نے حقیقی اژدھے کی صورت اختیار کرتے ہوئے جادو گروں کی لاٹھیوں اور رسیوں کو نکل لیا۔ جادو گر پہچان گئے کہ حضرت موسیٰؑ کا عصا حقیقی اژدھا بن گیا ہے اور جادو کے ذریعہ ایسا نہیں کیا جاسکتا۔ اُن پر حق واضح ہو گیا، وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے اور پکار اُٹھے کہ ہم تمام جہانوں کے اُس رب پر ایمان لے آئے جس پر ایمان لانے کی دعوت حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ دے رہے ہیں۔ یہ گویا فرعون کی ربوبیت کے دعویٰ کا انکار تھا۔

### آیات ۴۹ تا ۵۱

#### فرعون کی دھمکی اور نو مسلموں کی استقامت

کہا فرعون نے (جادو گروں سے) تم نے موسیٰؑ کی بات مان لی اس سے پہلے کہ میں اجازت دیتا تمہیں	قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ
بے شک وہ یقیناً تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں سکھایا ہے جادو	اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمْ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ
تو یقیناً جلد ہی تم جان لو گے	فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
یقیناً میں بری طرح سے کاٹ دوں گا تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف طرفوں سے	لَا قِطْعَانَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
اور ضرور صلیب پر لٹکاؤں گا تم سب کے سب کو۔	وَلَا وَصْلَبَ لَكُمْۙ اَجْعَلِيْنَ ۝۴۹
کہا جادو گروں نے کچھ ڈر نہیں	قَالُوْا لَا ضَيْرَ
یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں۔	اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝۵۰
بے شک ہم امید رکھتے ہیں کہ بخش دے گا ہمارا رب ہماری خطائیں	اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَاۙ خَطِيْئًا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۱﴾

اس لیے کہ ہم ہوئے اول اول ایمان لانے والے۔

جادو گروں کے ہار جانے اور پھر حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آنے سے فرعون ڈر گیا کہ اب تو میری قوم بھی موسیٰؑ کے حق پر ہونے کو تسلیم کر لے گی۔ اُس نے بڑی عیاری سے اپنی قوم کی مت ماردی۔ اُس نے جادو گروں کو یہ کہہ کر کہ تم کیوں میری اجازت سے پہلے ہی ایمان لے آئے، قوم کو یہ تاثر دیا کہ میں تو خود چاہتا تھا کہ اگر موسیٰؑ کا حق پر ہونا ثابت ہو جائے تو سب کو اُن پر ایمان لانے کی اجازت دوں گا۔ پھر اُس نے جادو گروں پر الزام لگایا کہ تم نے موسیٰؑ کے ساتھ مل کر خفیہ سازش کی ہے۔ تمہارا آپس کا مقابلہ جعلی تھا۔ ان چالاکیوں کے بعد اُس نے اپنی حکومت کی ہیبت طاری کرنے کے لئے جادو گروں کو بے دردی سے قتل کرنے کی دھمکی دی۔ فرعون کی یہ ساری مکاریاں ناکام ہو گئیں۔ جادو گروں نے اپنے آپ کو ہر سزا کے لیے پیش کر کے ثابت کر دیا کہ اُن کا ایمان لانا کسی سازش کا حصہ نہیں بلکہ اعترافِ حق کا نتیجہ ہے۔ ایمان کی قوت نے جادو گروں کی سیرت میں کیسا انقلاب برپا کر دیا۔ وہی جادو گر جو مقابلہ سے پہلے فرعون سے انعام و اکرام کی بھیک مانگ رہے تھے، ایمان لانے کے بعد فرعون کے تکبر کو ٹھوکر مار رہے ہیں اور اُس کی بدترین سزا کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمیں اب اپنی زندگی کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہم رب حقیقی پر ایمان لا چکے ہیں۔ امید ہے کہ وہ ہماری تمام خطاؤں سے درگزر فرمائے گا کیونکہ ہم نے حق کو سامنے آتے ہی قبول کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی دین پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۵۲ تا ۶۰

فرعون کا تعاقب

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ	اور ہم نے وحی کیا موسیٰؑ کی طرف
أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي	کہ رات کو لے کر نکلو میرے بندوں کو
إِنَّكُمْ مُّتَّبِعُونَ ﴿۵۲﴾	یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَارْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿۵۲﴾	پھر بھیجے فرعون نے شہروں میں اکٹھا کرنے والے۔
إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿۵۳﴾	(اور کہلا بھیجا) بے شک یہ لوگ ایک چھوٹی سی جماعت ہیں۔
وَأَنَّهُمْ لَنَا لَغَاِظُونَ ﴿۵۴﴾	اور بے شک یہ ہمیں یقیناً غصہ دلانے والے ہیں۔
وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حِذْرُونَ ﴿۵۵﴾	اور بے شک ہم یقیناً سب چوکس رہنے والے ہیں۔
فَاخْرَجْنَاهُمْ مِّنْ جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ﴿۵۶﴾	تو ہم نے نکالا انہیں باغات اور چشموں سے۔
وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۵۷﴾	اور خزانوں سے اور بڑے عمدہ مکانات سے۔
كَذَلِكَ	ایسے ہی ہوا
وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿۵۸﴾	اور ہم نے وارث بنا دیا ان نعمتوں کا بنی اسرائیل کو۔
فَاتَّبَعُوهُمْ مُّشْرِقِينَ ﴿۶۰﴾	پھر فرعونیوں نے پیچھا کیا بنی اسرائیل کا سورج نکلنے کے وقت۔

ایک طویل عرصہ تک جب فرعون ایمان نہ لایا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو لے کر رات میں نکل جائیں۔ فرعون نے مختلف شہروں سے لشکر جمع کیے اور ان کے ساتھ حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کا تعاقب کیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کو آرام دہ گھروں، حسین باغات اور ٹھنڈے چشموں سے نکالا، قیمتی خزانوں سے دور کیا اور تباہی کی طرف ہانک دیا۔ صبح کے وقت جب سورج طلوع ہو رہا تھا تو فرعون کے لشکر بنی اسرائیل کے بالکل قریب پہنچ گئے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۶۱ تا ۶۸ اللہ تعالیٰ پر توکل کی اعلیٰ مثال

فَلَمَّا تَرَ آءِ الْجَمْعِ	پھر جب دیکھ لیا ایک دوسرے کو دونوں جماعتوں نے
قَالَ أَصْحَبُ مُوسَى	کہا موسیٰ کے ساتھیوں نے
إِنَّا لَمُدْرِكُونَ ﴿٦١﴾	بے شک ہم یقیناً پکڑے جانے والے ہیں۔
قَالَ كَلَّا	فرمایا موسیٰ نے ہر گز نہیں!
إِنَّ مَعِيَ رَبِّي	بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے
سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾	وہ ابھی (نجات کی کوئی) راہ دکھا دے گا مجھے۔
فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى	تو ہم نے وحی کیا موسیٰ کی طرف
أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ	کہ مارو اپنا عصا دریا پر
فَانْفَلَقَ	پس دریا پھٹ گیا
فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾	پھر ہو گیا ہر حصہ بڑے پہاڑ کی طرح۔
وَأَزَلْفْنَا ثَمَّ الْآخِرِينَ ﴿٦٤﴾	اور ہم قریب لے آئے وہیں دوسروں کو۔
وَأَنْجَيْنَا مُوسَى	اور ہم نے بچا لیا موسیٰ کو
وَمَنْ مَّعَهُ أَجْعَلِينَ ﴿٦٥﴾	اور جو بھی اُن کے ساتھ تھے سب کے سب کو۔

ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾	پھر ہم نے غرق کر دیا دوسروں کو۔
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً	یقیناً اس میں ہے نشانی
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾	اور نہیں ہیں اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے۔
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾	اور بے شک اے نبی! آپ کا رب یقیناً ہے ہی بہت زبردست ہمیشہ رحم کرنے والا۔

یہ آیات حضرت موسیٰ کے اللہ تعالیٰ پر توکل کی اعلیٰ مثال کا ذکر کر رہی ہیں۔ جب بنی اسرائیل نے دیکھا کہ آگے دریا ہے اور پیچھے سے فرعون کے لشکر قریب آچکے ہیں تو فریاد کرنے لگے کہ ہم تو مارے گئے۔ حضرت موسیٰ نے اطمینان سے فرمایا بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے۔ وہ ضرور کوئی راستہ نکال دے گا میری حفاظت کی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ نے دریا پر عصا مارا۔ دریا پھٹ گیا اور اُس کے دونوں طرف کے حصے بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح کھڑے ہو گئے۔ درمیان میں خشک راستہ بن گیا جس سے بنی اسرائیل با آسانی گزر کر دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔ فرعون اور اُس کے لشکر جب اُس راستہ کے بالکل درمیان میں پہنچے تو راستہ کے دونوں طرف کا پانی مل گیا اور وہ سب کے سب غرق ہو گئے۔

### آیات ۶۹ تا ۷۷

بت پرستوں سے حضرت ابراہیمؑ کے سوالات

وَاثْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاً اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾	اے نبی! سنائیے انہیں ابراہیمؑ کا قصہ۔
اِذْ قَالَ لِاٰبِيْهِ وَقَوْمِهٖ	جب فرمایا انہوں نے اپنے والد اور اپنی قوم سے
مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾	تم کس کی عبادت کرتے ہو؟
قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا	جواب دیا قوم نے ہم عبادت کرتے ہیں بتوں کی

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

فَقُلْ لَهَا عَكِفِينَ ⑤	پھر سارا دن اُنہی کے سامنے جے بیٹھے رہتے ہیں۔
قَالَ هَلْ يَسْعَوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ⑥	پوچھا ابراہیمؑ نے کیا وہ سنتے ہیں تمہیں جب تم پکارتے ہو؟
اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ⑦	یا فائدہ دیتے ہیں تمہیں یا نقصان پہنچاتے ہیں؟
قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا اَبَاءَنَا	جواب دیا قوم نے بلکہ ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ⑧	وہ اسی طرح کرتے تھے۔
قَالَ اَفَرَأَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ⑨	فرمایا ابراہیمؑ نے کیا تم دیکھتے ہو اُنہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔
اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ الْاَقْدَمُونَ ⑩	تم اور تمہارے پہلے باپ دادا۔
فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ	تو وہ سب دشمن ہیں میرے
اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ⑪	سوائے تمام جہانوں کے رب کے۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور بت پرستوں کے درمیان ایک مکالمہ کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد اور قوم سے دریافت کیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کن کی عبادت کرتے ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ پتھر کی مورتیوں کی۔ حضرت ابراہیمؑ نے شرم دلائی کہ غور تو کرو کیا یہ مورتیاں تمہاری پکار کو سنتی ہیں یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتی ہیں؟۔ قوم لا جواب ہو گئی اور جواب دیا یہ ہمارے آباء و اجداد کا طریقہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ معبودِ حقیقی اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر تمام معبود ہمارے خیر خواہ نہیں بلکہ دشمن ہیں۔ ان کی عبادت معبودِ حقیقی کو ناراض کرنے والی ہے۔ اگر معبودِ حقیقی ناراض ہو گیا تو پھر ہماری بربادی و تباہی کو کون روک سکتا ہے؟

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۷۸ تا ۸۲

## ذکر معرفتِ ربّانی... حضرت ابراہیمؑ کی زبانی

الَّذِي خَلَقَنِي	(تمام جہانوں کا ربّ وہ ہے) جس نے پیدا فرمایا مجھے
فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾	پھر وہی رہنمائی فرماتا ہے میری۔
وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾	اور وہ جو کھلاتا ہے مجھے اور پلاتا ہے مجھے۔
وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾	اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ شفا دیتا ہے مجھے۔
وَالَّذِي يُبَيِّتُنِي	اور وہ جو موت دے گا مجھے
ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾	پھر زندہ کرے گا مجھے۔
وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾	اور وہ کہ جس سے میں امید کرتا ہوں کہ بخش دے گا میری خطا بدلے کے دن۔

یہ آیات حضرت ابراہیمؑ کی زبان سے معرفتِ ربّانی کے ایمان افروز بیان پر مشتمل ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ بیان فرماتے ہیں کہ در حقیقت عبادت کے لائق تمام جہانوں کا ربّ اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لیے کہ اُسی نے مجھے پیدا فرمایا اور وہی مجھے ہر معاملہ میں سیدھی راہ کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے پلاتا ہے۔ جب میں اپنی بے احتیاطی سے بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ پھر وہی مجھے موت دے گا اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔ اُس مہربان ہستی سے میں امید کرتا ہوں کہ روزِ جزا وہ میری تمام خطائوں کو معاف فرما دے گا۔ ایسی ہستی کے سوا کسی اور کو معبود بنانا بہت بڑی نادانی اور ناشکری ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۸۳ تا ۸۹

## حضرت ابراہیمؑ کی ایمان افروز دعائیں

اے میرے رب! عطا فرما مجھے حکمت	رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا
اور شامل فرما دے مجھے نیک بندوں کے ساتھ۔	وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿۸۳﴾
اور جاری فرما دے میرے لیے ذکرِ خیر آئندہ آنے والوں میں۔	وَاَجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿۸۴﴾
اور شامل فرما دے مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں۔	وَاَجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿۸۵﴾
اور بخشش فرما دے میرے والد کی	وَاعْفِرْ لِأَبِي
بے شک وہ ہے گمراہوں میں سے۔	إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ﴿۸۶﴾
اور رسوائی کرنا مجھے اُس روز کہ جب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔	وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿۸۷﴾
جس روز فائدہ نہ دیں گے مال اور نہ ہی بیٹے۔	يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿۸۸﴾
سوائے اُس کے جو لایا اللہ کے پاس پاکیزہ دل۔	إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿۸۹﴾

حضرت ابراہیمؑ کی کئی ایمان افروز دعائیں ان آیات میں نقل کی گئیں۔ انہوں نے عرض کی کہ اے میرے رب:!

i۔ مجھے حکمت جیسی خیرِ کثیر عطا فرما۔

ii۔ مجھے دنیا اور آخرت میں صالحین کی رفاقت نصیب فرمایا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

iii- میرے بعد والوں میں بھی میرا ذکرِ خیر جاری و ساری فرمائی مجھے ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما کہ میں اُن کے لیے اُسوہ بن جاؤں اور وہ میری پیروی کریں۔

iv- مجھے نعمتوں والی جنت کا وارث بنا۔

v- میرے والد کی بخشش فرما، یقیناً وہ گمراہوں میں سے ہے۔ (سورہ توبہ آیت ۱۱۴ میں ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ پر واضح ہوا کہ اُن کا والد اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور اُس کی اصلاح کا کوئی امکان نہیں تو پھر آپ نے اُس کے لیے بخشش کی دعا مانگنا ترک کر دی)۔

vi- مجھے روزِ قیامت کی رسوائی سے محفوظ فرما۔ وہ روز کہ جب ڈھیروں مال اور نیک بیٹے بھی کام نہ آئیں گے سوائے اس کے کہ انسان کا دل پاکیزہ ہو۔ ایسا دل جس پر نہ کفر اور گناہوں کی آلودگی ہو اور نہ ہی اُس پر غفلت کے پردے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پاکیزہ دل عطا فرمائے، ایمان افروز دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۰ تا ۱۰۴

جہنم میں گمراہوں کی آہ و زاری

وَأُزِلَّتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ⑨۰	اور قریب لائی جائے گی جنت متقیوں کے لیے۔
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ⑨۱	اور ظاہر کر دی جائے گی جہنم گمراہوں کے لیے۔
وَقِيلَ لَهُمْ	اور کہا جائے گا اُن سے
أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ⑨۲	کہاں ہیں وہ جن کی تم عبادت کرتے تھے۔
مِنْ دُونِ اللَّهِ	اللہ کے سوا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کیا وہ مدد کرتے ہیں تمہاری یا بدلہ لے سکتے ہیں؟	هَلْ يَنْصُرُونَكُمۡ اَوْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٩٦﴾
پس اوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے اُس میں وہ اور دوسرے گمراہ	فَكَذَّبُوۤا فِيهَا هُمۡ وَالْغَاۤوُونَ ﴿٩٧﴾
اور ابلیس کے لشکر بھی سب کے سب۔	وَجُنُودُۤ اِبْلِیۡسَ اَجْعُونَ ﴿٩٨﴾
وہ کہیں گے، جبکہ وہ جہنم میں جھگڑ رہے ہوں گے۔	قَالُوۤا وَهُمۡ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٩﴾
اللہ کی قسم! بلاشبہ ہم تھے یقیناً کھلی گمراہی میں۔	تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿١٠٠﴾
جب ہم برابر کر رہے تھے تمہیں تمام جہانوں کے رب کے۔	اِذۡ نُسُوۡیۡكُمۡ بِرَبِّ الْعٰلَمِیۡنَ ﴿١٠١﴾
اور نہیں گمراہ کیا ہمیں مگر مجرموں نے۔	وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمَجۡرِمُونَ ﴿١٠٢﴾
تو نہیں ہے ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والا۔	فَمَا لَنَاۤ مِنْ شٰفِعِیۡنَ ﴿١٠٣﴾
اور نہ ہی کوئی گرم جوش دوست ہے۔	وَلَا صٰدِقِیۡ حَیۡمٍ ﴿١٠٤﴾
پس اگر ہو ہمارے لئے ایک بار لوٹنا (دنیا میں)	فَلَوْ اَنَّ لَنَاۤ كَرَّةً ﴿١٠٥﴾
تو ہم ہو جائیں گے مومنوں میں سے۔	فَنَكُوۡنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیۡنَ ﴿١٠٦﴾
یقیناً اس میں ہے نشانی	اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ﴿١٠٧﴾
اور نہیں ہیں اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے۔	وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤْمِنِیۡنَ ﴿١٠٨﴾
اور بے شک اے نبی! آپ کا رب یقیناً ہے ہی بہت زبردست ہمیشہ رحم کرنے والا۔	وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿١٠٩﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات روزِ قیامت کے احوال بیان کر رہی ہیں۔ اُس روز ایک طرف پرہیزگاروں کے لیے جنت کو آراستہ کیا جائے گا تو دوسری طرف جہنم کو گمراہوں کے قریب لے آیا جائے گا۔ پھر تمام گمراہ جہنم میں اوندھے منہ گرا دیے جائیں گے۔ اب گمراہ لوگ اپنے سرداروں اور مذہبی پیشواؤں پر لعن طعن کریں گے۔ وہ فریاد کریں گے کہ ہم نے کچھ مجرموں کے بہکاوے میں آکر تمہیں بڑا مانا اور تمہاری اطاعت کی جو بہت بڑی گمراہی ثابت ہوئی۔ ہائے! آج کوئی ہمارا سفارشی نہیں اور نہ ہی کوئی گرم جوش حمایتی۔ اے کاش! ہمیں دنیا میں دوبارہ لوٹنا نصیب ہو تو ہم بھی معبودِ حقیقی پر اُس کی توحید کے ساتھ ایمان لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ شرک کرنے والوں اور دنیا دار قائدین کی پیروی کرنے والوں کو ان مضامین سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۰۵ تا ۱۱۰

#### حضرت نوحؑ کی بے لوث دعوت

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾	جھٹلایا نوحؑ کی قوم نے رسولوں کو۔
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾	جب کہا اُن سے اُن کے بھائی نوحؑ نے کیا تم پر ہیزگاری اختیار نہیں کرو گے؟
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾	بے شک میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ﴿١٠٨﴾	پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور اطاعت کرو میری۔
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ	اور میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجر
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾	نہیں ہے میرا اجر مگر تمام جہانوں کے رب کے ذمہ۔
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ﴿١١٠﴾	پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور اطاعت کرو میری۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں حضرت نوحؑ کی دعوت کا بیان ہے۔ آپ نے اپنی قوم کے سامنے اپنے مثالی سیرت و کردار کو اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر پیش کیا۔ قوم کو اللہ سبحانہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی اور اس کے لیے اُن سے اپنی اطاعت کا مطالبہ کیا۔ ساتھ ہی اُن پر واضح کر دیا کہ میری تبلیغ بالکل بے لوث ہے اور میں تم سے اس پر کسی قسم کے اجر کا طلب گار نہیں ہوں۔

### آیات ۱۱۱ تا ۱۱۵

#### قوم کا اعتراض اور حضرت نوحؑ کا جواب

قَالُوا اَنْتُمْ مِّنْ لَّا	کہا نوحؑ کی قوم نے کیا ہم مان لیں آپ کی بات
وَاتَّبَعَكَ الْارْذُلُونَ ﴿۱۱۱﴾	جبکہ پیروی کر رہے ہیں آپ کی سب سے گھٹیا لوگ؟
قَالَ وَمَا عَلَيَّ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۱۲﴾	فرمایا نوحؑ نے اور مجھے کیا علم کہ وہ کیا کام کرتے ہیں۔
اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّيْ	اُن کا حساب نہیں ہے مگر میرے رب کے ذمہ
كُوْنَتْشَعْرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	اگر تم سمجھتے ہو۔
وَمَا اَنَا بِطَارِدٍ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	اور میں نہیں ہوں دور کرنے والا مومنوں کو۔
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾	میں نہیں ہوں مگر صاف صاف خبردار کرنے والا۔

حضرت نوحؑ کی دعوت کے جواب میں قوم کی اکثریت نے کہا کہ ہم کیسے آپ کی پیروی کریں؟ آپ کی پیروی کرنے والے تو ہمارے معاشرے کے گھٹیا یعنی غریب لوگ ہیں۔ کیا آپ کی بات مان کر ہم ان حقیر لوگوں میں شامل ہو جائیں؟ حضرت نوحؑ نے ان تکبر کرنے والوں کو جواب دیا کہ مجھے اس سے سروکار نہیں کہ اُن کا کیا پیشہ ہے اور وہ کیا کرتے ہیں؟ اُن کے عمل کا حساب اللہ تعالیٰ لے لے گا۔ وہ بظاہر نیک لوگ ہیں اور میں ایسے نیک سیرت مومنوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں تو تمہیں صاف صاف خبردار کر رہا ہوں کہ اگر شرک اور تکبر سے باز نہ آئے تو برے انجام سے دوچار ہو گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۱۶ تا ۱۲۲

قوم کی دھمکی، حضرت نوحؑ کی فریاد، اللہ تعالیٰ کی مدد

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَنُوحُ	کہا قوم نے بلاشبہ اگر آپ باز نہ آئے اے نوحؑ!
لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿۱۱۶﴾	ضرور ہو جائیں گے آپ سنگسار کیے جانے والوں میں سے۔
قَالَ رَبِّ	عرض کی نوحؑ نے اے میرے رب!
إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿۱۱۷﴾	بے شک میری قوم نے جھٹلادیا ہے مجھے۔
فَاَفْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا	پس تو فیصلہ فرما دے میرے اور اُن کے درمیان واضح فیصلہ
وَنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۸﴾	اور بچالے مجھے اور انہیں جو میرے ساتھ ہیں مومنوں میں سے۔
فَانْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ	تو ہم نے بچالیا انہیں اور اُن کو جو اُن کے ساتھ تھے
فِي الْفُلِّ الْمَشْحُونِ ﴿۱۱۹﴾	بھری ہوئی کشتی میں۔
ثُمَّ اغْرَقْنَا بَعْدَ الْبَلَقِينَ ﴿۱۲۰﴾	پھر ہم نے غرق کر دیا بعد میں باقی لوگوں کو۔
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً	یقیناً اس میں ہے نشانی
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۲۱﴾	اور نہیں ہیں اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے۔
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۲﴾	اور بے شک اے نبیؑ! آپ کا رب یقیناً ہے ہی بہت زبردست ہمیشہ رحم کرنے والا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

طویل عرصہ کی بحث اور کشمکش کے بعد قوم نے حضرت نوحؑ کو سنگسار کرنے کی دھمکی دے دی۔ حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ سے قوم کے رویہ اور دھمکی پر فریاد کی اور مدد کرنے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔ حضرت نوحؑ اور اُن کے ساتھ اہل ایمان کو ایک کشتی میں سوار کر کے محفوظ رکھا اور باقی پوری قوم کو ایک طوفان کے ذریعہ غرق کر دیا۔

### آیات ۱۲۳ تا ۱۲۷

### حضرت ہودؑ کی بے غرض دعوت

كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾	جھٹلایا قومِ عاد نے رسولوں کو۔
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾	جب کہا اُن سے اُن کے بھائی ہودؑ نے کیا تم پر ہیزگاری اختیار نہیں کرو گے؟
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾	بے شک میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ﴿١٢٦﴾	پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور اطاعت کرو میری۔
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ	اور میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجر
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾	نہیں ہے میرا اجر مگر تمام جہانوں کے رب کے ذمہ۔

قومِ نوحؑ کے بعد جس قوم کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بڑی نعمتوں کے ساتھ عروج دیا وہ قومِ عاد ہے۔ سیدنا ہودؑ کو اس قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ یہ آیات سیدنا ہودؑ کی اپنی قوم کے لیے دعوت بڑی وضاحت سے پیش کر رہی ہیں۔ اُنہوں نے قوم کے سامنے اپنے کردار کی پاکیزگی کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے اپنی رسالت کا اعلان کیا۔ قوم سے تقاضا کیا کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے لیے میری اطاعت کرو۔ میری یہ تمام دعوت بغیر کسی غرض کے ہے۔ مجھے اپنی محنت کا اجر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مطلوب ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۱۲۸ تا ۱۳۵

## یادگاروں کی تعمیر پر وسائل کی بربادی

اَتَّبِعُونَ بِكُلِّ رِيحٍ آيَةً	(فرمایا ہوڈ نے قوم سے) کیا تم بناتے ہو ہر اونچی جگہ پر کوئی یادگار
تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾	بے مقصد کام کرتے ہو۔
وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ	اور بناتے ہو اونچے محل
لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾	(گویا) شاید تم ہمیشہ رہو گے۔
وَإِذَا بَطَشْتُمْ	اور جب تم پکڑتے ہو (کسی کو)
بَطْشَتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾	پکڑتے ہو بہت بے رحم ہو کر۔
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ﴿۱۳۱﴾	پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور اطاعت کرو میری۔
وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَّاكُمْ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۳۲﴾	اور بچو اُس اللہ کی نافرمانی سے جس نے مدد کی تمہاری اُن چیزوں سے جنہیں تم جانتے ہو۔
أَمَّاكُمْ بِانْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾	مدد کی تمہاری چوپایوں اور بیٹوں سے۔
وَجَنِّتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۳۴﴾	اور باغات اور چشموں سے۔
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳۵﴾	بے شک میں ڈرتا ہوں تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب سے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

سیدنا ہودؑ نے قوم کی گرفت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم بلند یاد گاریں بنا کر وسائل کو ضائع کرتے ہو۔ معیار زندگی اونچا کرنے کے لیے محلات بناتے ہو اور اُن کی مضبوطی پر بلا وجہ پیسہ برباد کرتے ہو۔ دوسری طرف تمہارا معیار انسانیت اتنا پست ہے کہ محکوم قوموں کے ساتھ ظلم و زیادتی کی انتہا کر دیتے ہو۔ اُس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو جس نے تمہیں بیٹے اور مویشی عطا کیے۔ حسین باغات دیے اور اُن میں پانی کے چشمے بہا دیے۔ اگر تم اپنی نافرمانیوں سے باز نہ آئے تو پھر مجھے تم پر ایک بڑے دن کا عذاب آنے کا خوف ہے۔ ان آیات میں قوم عاد کے جن جرائم کا ذکر ہوا ہے، انہی کا ارتکاب آج بھی ایسی قومیں کر رہی ہیں جن کے پاس وسائل کی فراوانی ہے۔ کاش اُنہوں نے ماضی کی سرکش اقوام کے انجام سے سبق سیکھا ہوتا۔

آیات ۱۳۶ تا ۱۴۰

قوم عاد کی ہٹ دھرمی

قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا	کہا قوم نے (اے ہودؑ!) برابر ہے ہم پر
أَوْ عَصَتِ	آیا آپ نصیحت کریں
أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾	یا نہ ہوں نصیحت کرنے والوں میں سے۔
إِنْ هَذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾	ہم جو کر رہے ہیں) یہ نہیں ہے مگر دستور پہلے لوگوں کا۔
وَمَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِينَ ﴿١٣٨﴾	اور ہم نہیں ہیں عذاب دیے جانے والے۔
فَكَذَّبُوهُ	پس اُنہوں نے جھٹلایا ہودؑ کو
فَأَهْلَكْنَاهُمْ	تو ہم نے ہلاک کر دیا اُنہیں
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً	یقیناً اس میں ہے نشانی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾	اور نہیں ہیں اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے۔
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۴۰﴾	اور بے شک اے نبی! آپ کا رب یقیناً ہے ہی بہت زبردست ہمیشہ رحم کرنے والا

سیدنا ہودؑ کی دعوت کو اُن کی قوم نے حقارت سے رد کر دیا۔ اکڑ کر کہا کہ ہمیں نصیحت کرو یا نہ کرو ہم پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ ہم وہی کچھ کر رہے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ ہمارا تمدن ہے۔ عذاب کی دھمکیوں کی کوئی حقیقت نہیں اور ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑک اٹھا اور اُس نے انکار کرنے والے تمام مجرموں کو ایک تیز آندھی کے ذریعہ ہلاک کر دیا۔

### آیات ۱۳۱ تا ۱۴۵

#### حضرت صالحؑ کی پر خلوص دعوت

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۴۱﴾	جھٹلایا قومِ ثمود نے رسولوں کو۔
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۴۲﴾	جب کہا اُن سے اُن کے بھائی صالح نے کیا تم پر ہیزگاری اختیار نہیں کرو گے؟
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۴۳﴾	بے شک میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا ﴿۱۴۴﴾	پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور اطاعت کرو میری۔
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ	اور میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجر
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۴۵﴾	نہیں ہے میرا اجر مگر تمام جہانوں کے رب کے ذمہ۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی تباہی کے بعد قوم ثمود کو نعمتوں کی فراوانی کے ساتھ مدین میں آباد کیا اور اُن کی طرف حضرت صالحؑ کو رسول کے طور پر بھیجا۔ حضرت صالحؑ نے قوم کو دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دیکھو میرا آج تک کا کردار میری سچائی پر شاہد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں۔ میری اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو۔ میں اس وعظ و نصیحت کا تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا۔ میری بدلہ کی ساری امیدیں اللہ تعالیٰ ہی سے وابستہ ہیں۔

### آیات ۱۴۶ تا ۱۵۲

#### نعمتوں کا حساب لیا جائے گا

اَتُتْرَكُونَ فِي مَا هُمْ عَنْ اٰمِنِينَ ﴿۱۴۶﴾	(فرمایا صالحؑ نے قوم سے) کیا تم چھوڑ دیئے جاؤ گے اُن چیزوں میں جو یہاں ہیں بے خطر۔
فِيْ جَنَّتٍ وَعَيْوُنٍ ﴿۱۴۷﴾	باغات اور چشموں میں۔
وَزُرُوحٍ	اور کھیتوں میں
وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾	اور اُن کھجوروں میں جن کے خوشے نرم و نازک ہیں۔
وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَرٰهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾	اور تم تراشتے رہو گے پہاڑوں میں گھر بڑی مہارت سے۔
فَاَتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِيعُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور اطاعت کرو میری۔
وَلَا تُطِيعُوْا اَمْرَ السُّرَفِيِّْنَ ﴿۱۵۱﴾	اور اطاعت نہ کرو حد سے گزرنے والوں کے حکم کی۔
الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ	وہ جو فساد مچاتے ہیں زمین میں
وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾	اور وہ اصلاح نہیں کرتے

حضرت صالحؑ نے قوم کو دعوت دی کہ غور کرو کیا تم ہمیشہ ان دنیا کی نعمتوں سے استفادہ کرتے رہو گے؟ خوبصورت بانغات اور ٹھنڈے چشموں سے فیضیاب ہوتے رہو گے؟ طرح طرح کی فصلوں اور ملائم کھجوروں سے لطف اندوز ہوتے رہو گے؟ پہاڑوں کو تراش تراش کر آرام دہ گھر بناتے رہو گے؟ نہیں ایک روز تمہیں موت کا سامنا کرنا ہے۔ پھر روز قیامت ان نعمتوں کا حساب دینا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور میرا کہنا مانو۔ اُن سرداروں کی اطاعت نہ کرو جو معاشرے کی اصلاح نہیں چاہتے بلکہ اُس میں فساد پھیلا رہے ہیں۔ اُن کی اطاعت تمہیں دنیا و آخرت کی تباہی سے دوچار کر دے گی۔

### آیات ۱۵۳ تا ۱۵۹

### حضرت صالحؑ کی قوم کا تکبر

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿۱۵۳﴾	کہا قوم نے (اے صالحؑ) بے شک آپ تو انہی لوگوں میں سے ہیں جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔
مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا	آپ نہیں ہیں مگر انسان ہماری طرح کے
فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۱۵۴﴾	تو لے آئیے کوئی معجزہ اگر آپ سچوں میں سے ہیں۔
قَالَ هَذِهِ نَاقَةٌ	فرمایا صالحؑ نے یہ ایک اونٹنی ہے
لَهَا شَرَبٌ	اس کے لیے پینے کی باری ہے
وَلَكُمْ شَرَبٌ يَوْمَ مَعْلُومٍ ﴿۱۵۵﴾	اور تمہارے لیے بھی باری ہے ایک مقررہ دن۔
وَلَا تَسْؤُوهَا بِسُوءٍ	اور نہ ہاتھ لگانا اسے برائی کے ارادے سے
فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵۶﴾	ورنہ پکڑ لے گا تمہیں ایک بڑے دن کا عذاب۔
فَعَقَرُوهَا	تو انہوں نے کاٹ ڈالا اونٹنی کی ٹانگوں کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿۵۷﴾	پھر وہ ہو گئے پچھتانے والے۔
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ	پھر آپکڑا انہیں عذاب نے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً	یقیناً اس میں ہے نشانی
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۸﴾	اور نہیں ہیں اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے۔
وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۹﴾	اور بے شک اے نبی! آپ کا رب یقیناً ہے ہی بہت زبردست ہمیشہ رحم کرنے والا۔

حضرت صالحؑ کی دعوت کو قوم نے بڑے تکبر سے رد کر دیا۔ اُن کی بشریت پر اعتراض کیا اور انہیں جادو زدہ قرار دے دیا۔ اُن سے مطالبہ کیا کہ رسالت کے ثبوت کے طور پر کوئی نشانی پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نشانی کے طور پر ایک پہاڑ سے زندہ اونٹنی برآمد کر دی۔ حضرت صالحؑ نے قوم کو آگاہ کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے لہذا اس کے کھانے اور پینے میں رکاوٹ نہ ڈالنا۔ اگر تم نے اسے بری نیت سے ہاتھ لگایا تو مارے جاؤ گے۔ قوم نے اونٹنی کو ہلاک کر دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایک زلزلہ کے ذریعہ قوم کے سرکشوں کو ملیامیٹ کر دیا۔

### آیات ۱۶۰ تا ۱۶۶

#### حضرت لوطؑ کی پرسوز دعوت

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۶۰﴾	جھٹلایا قوم لوطؑ نے رسولوں کو۔
اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ لُوطُ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾	جب کہا اُن سے اُن کے بھائی لوطؑ نے کیا تم پر ہیزگاری اختیار نہیں کرو گے؟
اِنِّیْۤ اِنَّمَا رَسُوْلٌ اٰمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾	بے شک میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ﴿١٢٣﴾	پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور اطاعت کرو میری۔
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ	اور میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجر
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٤﴾	نہیں ہے میرا اجر مگر تمام جہانوں کے رب کے ذمہ۔
أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٥﴾	کیا تم (بد فعلی کے لیے) آتے ہو لڑکوں کے پاس تمام جہان والوں میں سے
وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ	اور چھوڑ دیتے ہو انہیں جو پیدا کی ہیں تمہارے لیے تمہارے رب نے تمہاری بیویاں
بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٢٦﴾	بلکہ تم تو حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔

حضرت لوطؑ دراصل حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔ عراق سے ہجرت کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں سدوم اور عامورہ کی بستیوں میں آباد ایک سرکش قوم کی طرف اصلاح کے لیے بھیجا۔ یہ قوم دیگر جرائم کے ساتھ ساتھ ہم جنس پرستی کی خباثت میں مبتلا تھی۔ حضرت لوطؑ نے اس قوم کے سامنے اپنی رسالت کا ثبوت اپنے اعلیٰ کردار کی مثال سے پیش کیا اور قوم سے مطالبہ کیا کہ میری بات مانو اور زندگی کے ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو۔ میری یہ نصیحت بالکل بے لوث اور بغیر کسی لالچ کے ہے۔ تم جنسی جذبات کی تسکین کے لیے برا کام کیوں کرتے ہو؟ تم بیویوں کے پاس جانے کے بجائے ہم جنس پرستی کرتے ہو۔ بلاشبہ یہ جرم کر کے تم حد سے گزر رہے ہو۔

آیات ۱۶۷ تا ۱۷۵

قوم لوطؑ کی جہالت

قَالُوا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يَلُوطُ	کہا قوم نے بلاشبہ اگر آپ باز نہ آئے اے لوطؑ!
---------------------------------------	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٤﴾	ضرور ہو جائیں گے آپ جلاوطن ہو جانے والوں میں سے۔
قَالَ إِنِّي لَعَلَّكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾	فرمایا لوٹنے بے شک میں تمہارے جرم سے بیزار ہوں۔
رَبِّ نَجِّنِي وَاهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾	اے میرے رب! بچالے مجھے اور میرے گھر والوں کو اُس جرم (کے وبال) سے جو وہ کر رہے ہیں۔
فَنَجَّيْنَاهُ وَاهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾	تو ہم نے بچالیا انہیں اور اُن کے سب گھر والوں کو۔
إِلَّا عَجُوزًا	سوائے ایک بڑھیا کے
فِي الْغَدِيرِ ﴿١٧١﴾	جو پیچھے رہنے والوں میں تھی۔
ثُمَّ دَمَرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾	پھر ہم نے ہلاک کر دیا دوسروں کو۔
وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا	اور ہم نے برساتی اُن پر بارش
فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٣﴾	پس برا ہوا خبردار کیے جانے والوں پر برساؤ۔
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً	یقیناً اس میں ہے نشانی
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾	اور نہیں ہیں اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے۔
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾	اور بے شک اے نبی! آپ کا رب یقیناً ہے ہی بہت زبردست ہمیشہ رحم کرنے والا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



حضرت لوطؑ کی قوم نے طویل عرصہ تک حضرت لوطؑ کی دعوت کا مذاق اڑایا اور آخر کار انہیں اپنی بستی سے نکال دینے کی دھمکی دی۔ حضرت لوطؑ نے اللہ تعالیٰ سے مدد کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ اور ان کے گھر والوں کو بحفاظت بستی سے نکال لیا۔ البتہ ان کی بیوی، جس کی ہمدردیاں فاسق قوم کے ساتھ تھیں، بستی میں رہی اور بستی والوں کے ساتھ عذاب سے دوچار ہوئی۔ عذاب کی صورت یہ تھی کہ ان کی اس بستی کو زلزلہ کے ذریعہ الٹ دیا گیا۔ پھر ان پر تیز آندھی کے ذریعہ کنکریوں کی بارش برسائی گئی۔ اس بری بارش کے ذریعہ انہیں ہلاک کر دیا گیا۔

### آیات ۱۷۶ تا ۱۸۴

#### حضرت شعیبؑ کی خیر خواہانہ دعوت

كُذِّبَ أَصْحَابُ لَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾	جھٹلایا ایکہ والوں نے رسولوں کو۔
إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾	جب کہا ان سے شعیبؑ نے کیا تم پر ہیزگاری اختیار نہیں کرو گے؟
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾	بے شک میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا ﴿١٧٩﴾	پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور اطاعت کرو میری۔
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ	اور میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجر
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾	نہیں ہے میرا اجر مگر تمام جہانوں کے رب کے ذمہ۔
أَوْفُوا الْكَيْلَ	پورا کرو ناپ کو
وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْخُسْرَيْنِ ﴿١٨١﴾	اور نہ ہو جاؤ کمی کرنے والوں میں سے۔
وَزِنُوا بِالْقِسْطِ أَيْسَرُ الْبُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾	اور تولو سیدھی ترازو سے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور نہ کم دو لوگوں کو اُن کی چیزیں	وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
اور مت پھرو زمین میں فساد کی بن کر۔	وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۱۸۶﴾
اور بچو اُس کی نافرمانی سے جس نے پیدا کیا تمہیں اور پہلی مخلوق کو۔	وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِيلَةَ الْأُولَىٰ ﴿۱۸۷﴾

اصحاب الایکہ کے بارے میں ایک رائے یہ ہے کہ وہ اور اصحاب مدین ایک ہی نسل کے دو ہم عصر قبیلے تھے۔ دونوں قبیلے شرک، ناپ تول میں کمی، دوسروں کی حق تلفی، تجارتی قافلوں کو لوٹنے، لوگوں کو توحید کی راہ سے روکنے اور نبی کی دعوت پر بے بنیاد اعتراضات کرنے کے جرائم کا ارتکاب کرتے تھے۔ دونوں کی طرف حضرت شعیبؑ کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔ ان آیات میں اصحاب الایکہ کے لیے اُن کی دعوت کا ذکر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور میرا صاف ستھرا کردار میری رسالت کی دلیل ہے۔ میری اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو۔ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ دیکھو ناپ تول میں کمی نہ کرو اور لوگوں کو اُن کا پورا پورا حق دو۔ زمین میں نافرمانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتے نہ پھرو۔

### آیات ۱۸۵ تا ۱۹۱

#### ایکہ والوں کی سرکشی اور تباہی

کہا ایکہ والوں نے (اے شعیبؑ) بے شک آپ تو انہی لوگوں میں سے ہیں جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔	قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿۱۸۵﴾
اور آپ نہیں ہیں مگر انسان ہماری طرح کے	وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
اور بلاشبہ ہم سمجھتے ہیں آپ کو یقیناً جھوٹوں میں سے۔	وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۱۸۶﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَأَسْقُطْ عَلَيْنَا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ	تو گرا دیں ہم پر کوئی ٹکڑا آسمان سے
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۱۸۷﴾	اگر آپ سچوں میں سے ہیں۔
قَالَ رَبِّيَّ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸۸﴾	فرمایا شعیبؑ نے میرا ربؑ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔
فَكَذَّبُوهُ	پس انہوں نے جھٹلادیا شعیبؑ کو
فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظَّلَّةِ	تو انہیں آپکڑا ایک سائبان والے دن کے عذاب نے
إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۸۹﴾	بے شک وہ تھا ایک بہت بڑے دن کا عذاب۔
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً	یقیناً اس میں ہے نشانی
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۹۰﴾	اور نہیں ہیں اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے۔
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۹۱﴾	اور بے شک اے نبیؐ! آپؐ کا ربؑ یقیناً ہے ہی بہت زبردست ہمیشہ رحم کرنے والا۔

ایکے والوں نے بڑے تکبر سے حضرت شعیبؑ کی دعوت کا انکار کر دیا۔ انہیں جادو زدہ قرار دیا اور اُن کی بشریت کو جواز بنا کر رسول ماننے سے انکار کر دیا۔ اُن سے مطالبہ کیا کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیں ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن منکرین کو سزا دی اور اُن پر ایک ایسے دن عذاب آیا جس روز شدید گرمی تھی لیکن سیاہ بادلوں نے پورے ماحول کو تاریک کر دیا تھا۔ وہ ایک سیاہ بادل کے نیچے جمع ہوئے کہ شاید وہ برس کر انہیں گرمی کی شدت میں راحت پہنچا دے۔ اُسی بادل سے اُن پر کوئی ایسی آفت نازل ہوئی جس نے اُن سب کو ہلاک کر دیا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۹۲ تا ۱۹۵

## قرآن حکیم الفاظ کے ساتھ نازل ہوا

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۹۲﴾	اور بے شک یہ قرآن نازل کیا گیا ہے تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔
نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿۱۹۳﴾	لے کر اترے ہیں اسے روح امین۔
عَلَى قَلْبِكَ	آپ کے دل پر
لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿۱۹۴﴾	تاکہ آپ ہو جائیں خبردار کرنے والوں میں سے۔
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ﴿۱۹۵﴾	(قرآن اتر ہے) واضح عربی زبان میں۔

یہ آیات قرآن حکیم کی عظمت بیان کر رہی ہیں۔ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسے حضرت جبرائیلؑ نے اُس کے حکم سے نبی اکرم ﷺ کے مبارک قلب پر نازل کیا ہے۔ یہ نزول الفاظ کے ساتھ اور واضح عربی زبان میں ہوا ہے تاکہ نبی اکرم ﷺ اس کے ذریعہ لوگوں کو کائنات کے اصل حقائق سے آگاہ فرمادیں اور لوگوں کو قرآن کی زبان سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ بعض دانشوروں کا یہ تصور گمراہ کن ہے کہ قرآن کا پیغام تو اللہ کا ہے لیکن اسے نبی اکرم ﷺ نے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ اُن کے تصور کے مطابق وحی کا نزول فرشتوں کے بغیر براہ راست ایک خیال کی صورت میں نبی ﷺ کے قلب پر ہوا اور پھر آپ ﷺ نے اس خیال کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا۔ گویا ایسے دانشور فرشتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام گمراہیوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

## آیات ۱۹۶ تا ۱۹۷

## سابقہ آسمانی کتابیں قرآن کی عظمت پر دلیل ہیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور بے شک (قرآن کا ذکر) ہے یقیناً پہلے لوگوں کے صحیفوں میں۔	وَإِنَّهُ لَغَيُّ زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۹۶﴾
اور کیا نہیں ہے یہ اُن کے لیے نشانی	أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً
کہ جانتے ہیں اسے بنی اسرائیل کے علماء۔	أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿۱۹۷﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ قرآن حکیم کے نزول کی پیشین گوئیاں سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ بنی اسرائیل کے منصف مزاج علماء بھی قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کی تصدیق کر رہے ہیں اور اس کی تعلیمات کے برحق ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔

### آیات ۱۹۸ تا ۲۰۳

#### قرآن پر ایمان نہ لانے والوں کا انجام

اور اگر ہم نازل کرتے قرآن کسی عجمی پر۔	وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿۱۹۸﴾
پھر وہ پڑھ کر سناتا انہیں	فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ
تب بھی وہ نہیں تھے اُس پر ایمان لانے والے۔	مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۹۹﴾
اسی طرح ہم نے ڈال دی ہے یہ بات مجرموں کے دلوں میں۔	كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۲۰۰﴾
وہ ایمان نہیں لائیں گے اُس پر	لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ
یہاں تک کہ دیکھ نہ لیں دردناک عذاب۔	حَتَّىٰ يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۲۰۱﴾
پس وہ آئے گا اُن پر اچانک	فَيَأْتِيهِمْ بَغْتَةً

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۱﴾	اور وہ اُس کا احساس بھی نہیں رکھتے ہوں گے۔
فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ﴿۲۲﴾	پھر وہ کہیں گے کیا ہم ہوں گے مہلت پانے والے۔

یہ آیات ایک مجرمانہ روش سے آگاہ کر رہی ہیں۔ وہ روش یہ ہے کہ قومیں واضح نشانیاں آنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان نہیں لاتیں اور پھر عذاب سے دوچار ہوتی ہیں۔ اگر مشرکین مکہ کے سامنے کوئی عجمی بولنے والا نبی آکر واضح عربی زبان میں قرآن پیش کرتا تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ پھر جس طرح ماضی میں ایسی مجرم قوموں پر عذاب آیا تو اسی طرح ان پر بھی عذاب آکر رہے گا۔ اب یہ فریاد کریں گے کہ کاش ہمیں مہلت مل جائے۔ البتہ جب عذاب آجائے تو پھر مہلت نہیں دی جاتی۔ ہاں عذاب آنے سے پہلے بار بار خبردار کیا جاتا ہے۔

### آیات ۲۰۴ تا ۲۰۹

#### سرکش لوگوں کا افسوسناک رویہ

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۲۳﴾	کیا وہ ہمارا عذاب جلدی مانگ رہے ہیں۔
أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿۲۴﴾	تو کیا تم نے دیکھا کہ ہم نے سامانِ عیش دیا انہیں چند برسوں تک۔
ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۲۵﴾	پھر آئے گا وہ عذاب ان پر جس سے انہیں ڈرایا جا رہا تھا۔
مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَسْتَعْوُونَ ﴿۲۶﴾	کام نہ آئے گا ان کے وہ سامانِ عیش جس سے وہ لطف اندوز ہو رہے تھے۔
وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ	اور ہم نے تباہ نہیں کیا کسی بستی کو
إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿۲۷﴾	مگر اُس کے لیے تھے خبردار کرنے والے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ذِكْرًا وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۹﴾

یاد دہانی کے لیے اور ہم نہیں تھے ظلم کرنے والے۔

ان آیات میں مشرکین مکہ کے اس رویہ کی مذمت کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے تو انہیں اصلاحِ حال کے لیے مہلت دی ہوئی ہے اور وہ عذاب لانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پھر جب ان پر عذاب ایک معین وقت پر آجائے گا تو پھر کوئی مال و اسباب اور قوت انہیں عذاب سے بچانہ سکے گی۔ اللہ تعالیٰ نے تو انہیں سمجھانے کے لیے خبردار کرنے والے رسول بھیجے ہیں لیکن وہ آپ ﷺ کی کوئی نصیحت قبول کرنے کو تیار نہیں۔ ایسے لوگوں کو ہلاک کرنا کوئی ظلم نہ ہوگا۔ ظلم تو اس وقت ہوتا جبکہ ہلاک کرنے سے پہلے انہیں سمجھا کر راہِ راست پر لانے کی کوئی کوشش نہ کی گئی ہوتی۔

آیات ۲۱۰ تا ۲۱۲

قرآنِ حکیم کسی کاہن کا کلام نہیں

وَمَا تَنْزَلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿۳۰﴾	اور نہیں لے کر اترے اس قرآن کو شیاطین۔
وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ	اور نہ لائق ہے (یہ سعادت) ان کے لیے
وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿۳۱﴾	اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔
إِنَّهُمْ عَنِ السَّبْعِ لَمَعَزُوُونَ ﴿۳۲﴾	بے شک وہ تو اس کے سننے ہی سے محروم کیے ہوئے ہیں۔

مشرکین مکہ بہتان لگاتے تھے کہ معاذ اللہ نبی اکرم ﷺ کاہن ہیں۔ شیاطین جن ان پر قرآن لے کر اترتے ہیں۔ ان آیات میں اس بہتان کی زوردار نفی کی گئی۔ نبی اکرم ﷺ تو توحید، نیکی اور تقویٰ کی تلقین کرتے ہیں جبکہ کاہن لوگ تو ایسی جھوٹی سچی خبریں سناتے ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے ماننے والوں سے مال حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح جب فرشتے قرآن لے کر نازل ہوتے ہیں تو شیاطین کو دور بھگا دیا جاتا ہے۔ لہذا شیاطین کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ قرآن لاسکیں کیونکہ وہ تو قرآن کی سماعت سے ہی محروم کر دیے جاتے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۲۱۳ تا ۲۲۰

## نبی اکرم ﷺ کے لیے خصوصی ہدایات

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ	پس اے نبی! نہ پکاریے اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کو
فَتَكُونُ مِنَ الْمُعَذِّبِينَ ﴿٢١٣﴾	ورنہ آپ ہو جائیں گے عذاب پانے والوں میں سے۔
وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾	اور خبردار کیجیے اپنے قریبی رشتہ داروں کو۔
فَإِنْ عَصَوْكَ	پھر اگر وہ نافرمانی کریں آپ کی
فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٥﴾	تو فرما دیجئے بے شک میں بری ہوں اُس سے جو تم کر رہے ہو۔
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٦﴾	اور بھروسہ کیجیے اُس پر جو زبردست ہے ہمیشہ رحم کرنے والا۔
الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٧﴾	جو دیکھتا ہے آپ کو جب کہ آپ کھڑے ہوتے ہیں (نماز کے لیے)۔
وَتَقَلُّبِكَ فِي السُّجُودِ ﴿٢١٨﴾	اور آپ کا چلنا پھرنا بھی سجدہ کرنے والوں (کے درمیان) میں۔
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢١٩﴾	بے شک وہ ہے ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ سے خصوصی خطاب ہے اور انہیں چند خصوصی ہدایات دی گئیں :

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



i- مشرکین کے دباؤ میں آکر اُن کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ کیجیے گا یعنی اُن کا یہ مطالبہ نہ مانے گا کہ کچھ عرصہ آپ ﷺ اُن کے معبودوں کو پکاریں اور پھر وہ اتنے ہی عرصہ معبودِ واحد کو پکاریں گے۔

ii- دعوت و تبلیغ کا پہلا دائرہ اپنا گھر اور پہلا حلقہ اپنے قریبی رشتہ داروں کا ہے۔ لہذا اپنے قریبی رشتہ داروں کو آخرت میں ہونے والے حساب کتاب کے حوالے سے خبردار کرتے رہیں۔

iii- ایسے ساتھیوں کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آئیں جو ایمان لا کر آپ ﷺ کی پیروی کر رہے ہیں۔

iv- اگر کوئی ساتھی آپ ﷺ کی نافرمانی کرے تو اُس کی تربیت کے لیے سرزنش کیجیے اور صاف کہہ دیجیے کہ میں تمہاری اس روش سے بری الذمہ ہوں۔

v- کسی مخالفت کو خاطر میں نہ لائیے اور اُس اللہ پر توکل کیجیے جو ہر وقت آپ ﷺ پر نظرِ کرم رکھتا ہے۔ آپ ﷺ تہجد میں قیام کرتے ہیں تو وہ آپ ﷺ کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ پھر جب آپ ﷺ دیگر ساتھیوں کی تہجد کی نماز کا جائزہ لینے نکلتے ہیں وہ تب بھی آپ ﷺ پر نگاہِ کرم رکھتا ہے۔ بلاشبہ وہ سب دیکھنے والا، سب سننے والا اور ہر بات کا جاننے والا ہے۔

### آیات ۲۲۱ تا ۲۲۳

#### کاہنوں کا کردار

کیا میں بتاؤں تمہیں کہ کس پر اترتے ہیں شیاطین؟	هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۖ (۲۲۱)
وہ اترتے ہیں ہر بہت بڑے جھوٹے گناہ گار پر۔	تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۖ (۲۲۲)
وہ لاڈالتے ہیں سنی ہوئی بات	يُلْقُونَ السَّمْعَ ۚ (۲۲۳)
اور اُن میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔	وَ أَكْثَرُهُمْ كَذِبُونَ ۖ (۲۲۴)

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات واضح کر رہی ہیں کہ کاہن لوگ پر لے درجہ کے جھوٹے اور مکار ہوتے ہیں۔ وہ ہر طرح کے گناہوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیاطین جن نازل ہوتے ہیں اور سنی سنائی باتیں اُن تک پہنچاتے ہیں۔ یہ باتیں بھی زیادہ تر جھوٹی خبروں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جو لوگ نبی اکرم ﷺ جیسے اعلیٰ اخلاق و کردار کی حامل ہستی کو کاہن قرار دیتے ہیں وہ غور تو کریں کہ کتنی بڑی ناانصافی کر رہے ہیں۔

### آیات ۲۲۴ تا ۲۲۶

#### شاعروں کا کردار

وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿۲۲۴﴾	اور جو شاعر ہیں تو پیروی کرتے ہیں اُن کی گمراہ لوگ۔
أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿۲۲۵﴾	کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔
وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿۲۲۶﴾	اور یہ کہ وہ کہتے ہیں وہ کچھ جو کرتے نہیں ہیں۔

ان آیات میں شاعروں کی اکثریت کے کردار کے تین منفی پہلو بیان کیے گئے:

i- شاعروں کی پیروی کرنے والے گمراہ قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

ii- شاعر ہر وادی میں بھٹکتے ہیں یعنی ہر محفل کا رنگ دیکھ کر اُسی کے مطابق شعر کہتے ہیں تاکہ داد اور نذرانے وصول کر سکیں۔

iii- وہ دعوے بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن عمل کے اعتبار سے انتہائی پست کردار رکھتے ہیں۔

ایک طرف شاعروں کا مذکورہ بالا کردار رہا ہے جبکہ دوسری طرف نبی اکرم ﷺ کی شان ہے کہ آپ ﷺ کی پیروی کرنے والے انتہائی پارسا ہیں۔ آپ ﷺ ہر محفل میں ایک ہی دعوت پیش فرماتے ہیں اور لوگوں سے کسی اجر کے طلب گار نہیں ہیں۔ وہ لوگوں کو جس بات کی دعوت دیتے ہیں سب سے پہلے خود اُس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ بلاشبہ ایسے لوگ بہت بڑے ناانصاف ہیں جو آپ ﷺ کو شاعر قرار دے رہے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۲۲

## اچھے شاعروں کا کردار

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا	سوائے اُن کے جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور اُنہوں نے عمل کیے اچھے
وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا	اور ذکر کیا اللہ کا کثرت سے
وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا	اور بدلہ لیا اس کے بعد کہ جو اُن پر ظلم کیا گیا
وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا	اور جلد ہی جان لیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا
أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿٢٢﴾	کہ وہ کس لوٹنے کی جگہ لوٹتے ہیں؟

اس آیت میں اعتراف کیا گیا کہ شاعروں میں کچھ نیک سیرت بھی ہوتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں، شریعت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں، شاعری کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اُس کی تعلیمات کو عام کرتے ہیں اور دین اسلام کے شعائر پر اعتراض کرنے والے شاعروں کے خبیث کلام کا منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔ جو بد باطن دین اسلام کے شعائر پر اعتراض کرتے ہیں یا اُن کا مذاق اڑاتے ہیں، انہیں عنقریب اپنی اس حرکت کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور برے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ نمل

اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرتوں کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی کئی بے مثال قدرتوں کا بیان آیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۶ تا ۱۲ ایمان بالآخرت
- آیات ۱۳ تا ۱۴ حضرت موسیٰؑ پر ظہور نبوت و رسالت
- آیات ۱۵ تا ۲۴ حضرت سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کی عنایات
- آیات ۲۵ تا ۵۳ قوم ثمود کی بد بختی
- آیات ۵۴ تا ۵۸ قوم لوط کی خباثت
- آیات ۵۹ تا ۶۶ اللہ تعالیٰ کی عالی شان قدرتیں
- آیات ۶۷ تا ۸۲ مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
- آیات ۸۳ تا ۹۰ ایمان بالآخرت
- آیات ۹۱ تا ۹۳ نبی اکرم ﷺ کے لیے تین ہدایت ربانی

## آیات ۶ تا ۱۲

ایمان بالآخرت کی اہمیت

ط۔ سین۔ یہ آیات ہیں قرآن اور واضح کتاب کی۔	طس تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ ①
ہدایت اور بشارت ہیں مومنوں کے لیے۔	هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ②
جو قائم کرتے ہیں نماز	الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور دیتے ہیں زکوٰۃ	وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
اور وہ آخرت پر تو یقین رکھتے ہیں۔	وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝۲
بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر	إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
ہم نے خوشنما کر دیا ہے اُن کے لیے اُن کے اعمال کو	زَيِّتًا لَهُمْ أَعْمَالُهُمْ
پس وہ بھٹک رہے ہیں۔	فَهُمْ يَظْهَرُونَ ۝۳
یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہے بُرا عذاب	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ
اور یہی آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں جانے والے ہیں۔	وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَسِرُونَ ۝۴
اور بے شک اے نبی! یقیناً آپ کو قرآن پاک پہنچتا ہے اُس اللہ کی طرف سے جو کمالِ حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔	وَإِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝۵

یہ آیات سورہ مبارکہ کی پر شکوہ تمہید ہیں۔ ان میں آگاہ کیا گیا کہ قرآن کریم ایک واضح کتاب ہے جو ایسے مومنوں کے لیے ہدایت ہے جو نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں اور بالخصوص آخرت کے واقع ہونے پر پختہ یقین رکھیں۔ اس کے برعکس جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لیے دنیا کی عارضی سہولیات مرغوب کر دی جاتی ہیں۔ وہ ہدایت کی نعمت سے محروم ہو کر دنیا کی عارضی نعمتوں کے لیے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ روزِ قیامت اُن کے لیے بدترین عذاب ہو گا اور وہ سب سے زیادہ خسارے میں ہوں گے۔ ان حقائق سے وہ ہستی آگاہ فرما رہی ہے جو بڑی حکیم اور کامل علم رکھنے والی ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۷ تا ۹

## حضرت موسیٰؑ پر ظہور نبوت و رسالت

یاد کرو جب کہ کہا تھا موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے	إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ
بے شک میں نے دیکھی ہے آگ	إِنِّي أَنَسْتُ نَارًا
میں ابھی لے آتا ہوں تمہارے لیے وہاں سے کوئی خبر	سَأْتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ
یا میں لے آتا ہوں کوئی سلگتا ہوا انگارہ	أَوْ آتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ
تاکہ تم حرارت حاصل کر سکو۔	لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٧﴾
تو جب موسیٰؑ آئے آگ کے پاس	فَلَمَّا جَاءَهَا
پکارا گیا کہ بابرکت ہے جو آگ میں ہے اور جو اس کے گرد ہے	نُودِيَ أَنُ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا
اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔	وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨﴾
(فرمایا اللہ نے) اے موسیٰؑ! بے شک میں اللہ ہوں، زبردست، کمال حکمت والا۔	يُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ پر نبوت و رسالت کے ظہور کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ اپنے اہل خانہ کے ساتھ مدین سے مصر جا رہے تھے۔ دوران سفر ایک رات انہیں طویٰ کی مقدس وادی میں آگ نظر آئی۔ انہوں نے گھر والوں سے کہا کہ میں آگ کے پاس جا رہا ہوں۔ وہاں موجود لوگوں سے راستے کی رہنمائی حاصل کروں گا یا چند انگارے لے آؤں گا تاکہ تم سردی سے بچنے کے لیے حرارت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

حاصل کر سکو۔ جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں، تمام جہانوں کا رب، زبردست اور انتہائی حکمت والا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب رسالت پر فائز کرنے کی بشارت دی اور معجزات عطا فرمائے۔

### آیات ۱۰ تا ۱۲

#### حضرت موسیٰؑ کو عطا کیے گئے معجزات

وَأَلْقِ عَصَاكَ	(فرمایا اللہ نے موسیٰؑ سے) اور ذرا پھینک دو اپنا عصا
فَلَمَّا رَاَهَا تُهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ	تو جب دیکھا اُسے کہ وہ حرکت کر رہا ہے جیسے کہ وہ سانپ ہو
وَلِيٍّ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ	تو وہ پلٹے پیٹھ پھیر کر اور واپس نہیں مڑے
يُوسُفٰى لَا تَخَفْ	(فرمایا اللہ نے) اے موسیٰؑ! مت ڈرو
إِنِّى لَا يَخَافُ لَدَىٰ الْمُرْسَلُونَ ۝۱۰	بے شک نہیں ڈرتے میرے پاس رسول۔
إِلَّا مَن ظَلَمَ	سوائے اُس کے جس نے ظلم کیا
ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا	پھر بدل کر نیکی کی
بَعْدَ سُوِّءٍ	برائی کے بعد
فَإِنِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝۱۱	تو بے شک میں بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہوں۔
وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ	اور داخل کرو اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں
تَخْرُجُ بِيضًا مِّنْ غَيْرِ سُوِّءٍ	وہ نکلے گا بالکل سفید ہو کر بغیر کسی بیماری کے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فِي تَسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ	(یہ دو نشانیاں) نونشانیوں میں سے ہیں فرعون اور اُس کی قوم کی طرف
إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَسِقِينَ ﴿١٣﴾	بے شک وہ ہیں نافرمان لوگ۔

رسالت کے منصب پر فائز کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو دو معجزے عطا کیے۔ پہلا یہ کہ جب وہ اپنا عصا زمین پر پھینکتے تو وہ سانپ کی صورت اختیار کر لیتا تھا۔ دوسرا یہ کہ جب وہ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر باہر نکالتے تو وہ چمک رہا ہوتا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا گیا کہ وہ ان معجزات کے ساتھ فرعون اور اُس کے پیروکاروں کے پاس جائیں اور انہیں زمین میں فساد کرنے سے روکنے کی کوشش کریں۔

### آیات ۱۳ تا ۱۴

### فرعونیوں کا ظلم اور تکبر

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً	تو جب آئیں اُن کے پاس ہماری آنکھیں کھول دینے والی نشانیاں
قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٤﴾	کہنے لگے یہ کھلا جادو ہے۔
وَجَحَدُوا بِهَا	اور انہوں نے انکار کیا اُن نشانوں کا
وَأَسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ	جبکہ یقین کر چکے تھے اُن کے جی
ظُلُمًا وَعُلُوًّا	ظلم اور تکبر کے ساتھ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٥﴾	پھر دیکھو کیا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



حضرت موسیٰؑ نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت پر ایمان لانے اور سرکشی کی روش چھوڑ دینے کی دعوت دی۔ اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معجزات دکھائے۔ فرعونیوں نے حضرت موسیٰؑ کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دیا حالانکہ درحقیقت اُن کے دل گواہی دے چکے تھے حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور اُن کی پیش کردہ نشانیاں واقعی معجزات ہیں۔ اُنہوں نے انتہائی تکبر کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کی دعوت کا مذاق اڑایا اور سرکشی کی روش جاری رکھی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اُنہیں تباہ و برباد کر دیا۔

### آیات ۱۵ تا ۱۹

### حضرت سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کا فضل

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا	اور یقیناً ہم نے عطا فرمایا داؤد اور سلیمانؑ کو علم
وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾	اور اُنہوں نے کہا کل شکر اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں فضیلت دی بہت سوں پر اپنے مومن بندوں میں سے۔
وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ	اور وارث بنے سلیمانؑ، داؤد
وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ	اور فرمایا سلیمانؑ نے اے لوگو!
عُلِّمْنَا مَنَاطِقَ الطَّيْرِ	ہمیں سکھائی گئی ہے پرندوں کی بولی
وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	اور ہمیں عطا کی گئی ہے ہر چیز
إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾	بے شک یہ واقعی بڑا واضح فضل ہے۔
وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَ	اور جمع کیے گئے سلیمانؑ کے لیے اُن کے لشکر جنات اور

الطَّيْرِ	انسانوں اور پرندوں میں سے
فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٤﴾	پھر وہ الگ الگ ترتیب دیے گئے۔
حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّبْلِ	یہاں تک کہ جب وہ آئے چیونٹیوں کی وادی پر
قَالَتْ نَبَلَةٌ يَأَيُّهَا النَّبْلُ	کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو!
أَدْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ	داخل ہو جاؤ اپنے بلوں میں
لَا يَخِطُّكُمْ سَلِيمٌ وَجُنُودُهُ	ایسا نہ ہو کہ کچل کر رکھ دیں تمہیں سلیمانؑ اور اُن کے لشکر
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾	اور انہیں احساس ہی نہ ہو۔
فَتَبَسَّمْ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا	تو مسکرائے ہنسی کے ساتھ سلیمانؑ اُس کی بات سے
وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي	اور عرض کی اے میرے رب! توفیق عطا فرما مجھے
أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ	کہ میں شکر کروں تیری اُس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی
وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ	اور میں کروں وہ نیک کام کہ تو خوش ہو جائے جس سے
وَأَدْخُلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿١٦﴾	اور داخل فرما مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات اُس فضل و کرم کی تفصیل بتا رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمانؑ پر کیا۔ اُن دونوں کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت عطا کی۔ پھر بار بار اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ حضرت سلیمانؑ کو ایسے لشکر عطا کیے جن میں انسانوں کے علاوہ جنات اور پرندے بھی شامل تھے۔ پھر انہیں پرندوں اور حشرات الارض کی بولیاں بھی سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ ایک روز جب اُن کا لشکر ایک ایسی وادی سے گزرا جہاں چیونٹیوں کی کثرت تھی تو ایک چیونٹی نے پکار کر دیگر چیونٹیوں سے کہا کہ اپنے بلوں میں داخل ہو جائو۔ ایسا نہ ہو کہ حضرت سلیمانؑ کا لشکر تمہیں کچل دے۔ اُس کی یہ پکار سن کر حضرت سلیمانؑ مسکرائے اور بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے عرض کیا:

رَبِّ اَوْزَعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ  
 "اے میرے رب! توفیق عطا فرما مجھے کہ میں شکر کروں تیری اُس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور میں کروں وہ نیک کام کہ تو خوش ہو جائے جس سے اور داخل فرما مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں۔" آمین!

### آیات ۲۰ تا ۲۶

#### ہد ہد کے ذریعہ قوم سبا کا تعارف

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ	اور سلیمانؑ نے جائزہ لیا پرندوں کا
فَقَالَ مَا لِي لَّا اَرَى الْهُدُودَ	پھر فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں نہیں دیکھ رہا ہد کو
اَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿۲۰﴾	یا وہ ہے غیر حاضروں میں سے۔
لَا عِذَّ بَنُو عَدَّ اَبَاشِدًا	یقیناً میں ضرور سزا دوں گا اُسے سخت سزا
اَوْ لَّا اَذْبَحْنَهُ	یا میں ضرور ذبح کر دوں گا اُسے
اَوْ لِيَا تَيْبَنِي بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿۲۱﴾	یا وہ ضرور لائے میرے پاس کوئی واضح دلیل۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

رہا بدہد (غیر حاضر) زیادہ دیر نہیں	فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ
پھر (آکر) کہنے لگا میں نے معلوم کیا وہ جو آپ نے نہیں جانا (اے سلیمان!)	فَقَالَ اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ
اور میں لایا ہوں آپ کے پاس قوم سب سے ایک یقینی خبر۔	وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝۲۱
بے شک میں نے پایا ایک خاتون کو جو حکومت کر رہی ہے اُن پر	اِنِّیْ وَجَدْتُ امْرَاةً تَبْلِيْهِمْ
اور اُسے دی گئی ہر چیز	وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
اور اُس کے لیے ایک بڑا شاندار تخت ہے۔	وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ۝۲۲
اور میں نے پایا اُسے اور اُس کی قوم کو کہ وہ سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ کے سوا	وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور خوشنما کر دیا ہے اُن کے لیے شیطان نے اُن کے اعمال کو	وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
اور اُس نے روک دیا ہے انہیں سیدھی راہ سے	فَصَدَّاهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ
پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔	فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝۲۳
(انہیں روکا گیا ہے) کہ وہ سجدہ نہ کریں اللہ کو جو نکالتا ہے پوشیدہ چیزیں آسمانوں اور زمین سے	اِلَّا يَسْجُدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّوۡتِ وَالْاَرْضِ
اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔	وَاَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝۲۴

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	اللہ، نہیں ہے کوئی معبود اُس کے سوا
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿۲۶﴾	وہ عظیم تخت کا مالک ہے۔

ان آیات میں حضرت سلیمانؑ کے لشکر میں شامل ایک پرندہ کی زبان سے یمن میں آباد قوم سبا کا تعارف بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے ایک روز اپنے لشکر کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ ہمدرد بغیر رخصت کے غائب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ کوئی معقول عذر لے کر نہ آیا تو اُسے سزا دی جائے گی۔ کچھ ہی دیر میں ہمدرد آگیا۔ اُس نے بتایا کہ وہ اڑتے اڑتے یمن تک گیا اور وہاں سبانی ایک قوم کو آباد پایا۔ اُس کی حکمران ایک ملکہ ہے جسے ہر نعمت عطا کی گئی ہے۔ خاص طور پر اُس کا تخت انتہائی نفیس اور قیمتی ہے۔ وہ قوم شیطان کی گمراہی کے تحت سورج کی پرستش کرتی ہے حالانکہ معبود حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ اللہ جو پوری کائنات کا مالک ہے۔ کائنات کے پوشیدہ خزانوں کو ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ تمام انسانوں کے رازوں سے واقف ہے اور بلاشبہ سب سے عظیم تخت کا مالک وہی ہے۔

### آیات ۲۷ تا ۳۱

#### حضرت سلیمانؑ کا ملکہ سبا کے لیے خط

قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ	فرمایا سلیمانؑ نے (ہمدرد سے) ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے
أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۲۷﴾	یا تم جھوٹوں میں سے ہو۔
إِذْ هَبْ بِنَفْسِي هَذَا	لے جاؤ میرا یہ خط
فَالْقَهْ إِلَيْهِمْ	پس ڈال دو اسے اُن کی طرف
ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ	پھر لوٹ آؤ اُن کے پاس سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاَنْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾	سو دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہیں۔
قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُو۟ا۟	کہا ملکہ سب نے اے سردارو!
إِنِّي۟ اَلْقَى۟ اِلٰی کِتٰبٍ کَرِیْمٍ ﴿٢٩﴾	بے شک ڈالا گیا ہے میری طرف ایک بڑا عزت والا خط۔
اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ	بے شک وہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے
وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿٣٠﴾	اور وہ ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔
اَلَّا تَعْلَمُو۟ا۟ عَلٰی	نہ کرو سرکشی میرے مقابلے میں
وَ اَنْتَوْنِی۟ مُسْلِمٰیْنَ ﴿٣١﴾	اور آ جاؤ میرے پاس فرمانبردار بن کر۔

حضرت سلیمانؑ نے ہمد کے حوالے اپنا خط کیا کہ جا کر ملکہ سبا کو دے آؤ اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس کا کیا جواب دیتی ہے۔ ملکہ سبا کو جب حضرت سلیمانؑ کا خط ملا تو اس نے فوراً اپنی ریاست کے تمام عمائدین کو جمع کیا۔ انہیں حضرت سلیمانؑ کا خط پڑھ کر سنایا۔ اس خط میں حضرت سلیمانؑ نے قوم سبا کو پیغام بھیجا تھا کہ میری اطاعت قبول کر کے میرے دربار میں حاضر ہو جاؤ۔ مفتی محمد شفیع نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں روح المعانی کے حوالے سے حضرت سلیمانؑ کے خط کی تحسین اس طرح نقل کی ہے:

"سیدنا سلیمانؑ کے اس والا نامہ کو دیکھئے تو چند سطروں میں تمام اہم اور ضروری مضامین بھی جمع کر دیئے اور بلاغت کا اعلیٰ معیار بھی قائم ہے۔ کافر کے مقابلے میں اپنی شاہانہ شوکت کا اظہار بھی ہے۔ اس کے ساتھ حق تعالیٰ کی صفات کمال کا بیان اور اسلام کی طرف دعوت بھی، اور ترفع و تکبر کی مذمت بھی۔ درحقیقت یہ خط بھی اعجازِ قرآنی کا ایک نمونہ ہے۔ سیدنا قتادہؓ فرماتے ہیں کہ خط نویسی میں تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت بھی وہی ہے کہ تحریر میں طول نہ ہو، مگر ضروری کوئی مضمون چھوٹے بھی نہیں۔"

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۳۲ تا ۳۵

## ملکہ سبا کی مشاورت اور حکیمانہ رائے

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ	کہا ملکہ نے اے سردارو!
أَفْتُونِي فِي أَمْرِي	مشورہ دو مجھے میرے اس معاملے میں
مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّى تَشْهَدُونِ ۝۳۲	میں طے نہیں کیا کرتی کسی معاملہ کو جب تک تم موجود نہ ہو۔
قَالُوا نَحْنُ أَوْلُوا قُوَّةٍ وَأُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ	کہا سرداروں نے ہم بڑی قوت والے اور سخت جنگجو ہیں
وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ	اور معاملہ آپ کے اختیار میں ہے
فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ۝۳۳	سو دیکھئے آپ کیا حکم دیتی ہیں۔
قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً	کہا ملکہ نے بے شک بادشاہ جب داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں
أَفْسَدُوهَا	اُسے اجاڑ دیتے ہیں
وَجَعَلُوا أَعْدَاءَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً	اور کر دیتے ہیں بستی کے عزت والوں کو ذلیل
وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ۝۳۴	اور وہ اسی طرح کرتے ہیں۔
وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ	اور بے شک میں بھیجنے والی ہوں اُن کی طرف تحفہ
فَنَظَرْتُهُمْ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ۝۳۵	پھر دیکھتی ہوں کہ کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں اپنی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

حضرت سلیمانؑ کے خط کے حوالے سے ملکہ سبائے اپنے سرداروں سے کہا مجھے مشورہ دو، میں بغیر مشاورت کے کوئی فیصلہ نہیں کرتی۔ سرداروں نے کہا کہ ہمیں پوری طاقت سے اُن کا مقابلہ کرنا چاہیے اور ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ البتہ فیصلے کا اختیار آپ کو ہے آپ جو چاہیں فیصلہ کر لیں۔ ملکہ سبائے بادشاہوں کے حوالے سے ایک ایسی حکیمانہ حقیقت بیان کی جس کا تجربہ ہر دور میں ہوتا رہتا ہے۔ بلاشبہ ہر دور میں بادشاہوں کی اکثریت محکوم علاقوں میں فساد مچاتی رہی ہے اور محکوم قوم کے باضمیر لوگوں کو ذلیل کرتی رہی ہے۔ بقول مولانا مودودی:

"اس ایک فقرے میں امپیریلزم اور اُس کے اثرات و نتائج پر مکمل تبصرہ کر دیا گیا ہے۔ بادشاہوں کی ملک گیری اور فاتح قوموں کی دوسری قوموں پر دست درازی کبھی اصلاح اور خیر خواہی کے لیے نہیں ہوتی۔ اُس کی غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ دوسری قوم کو خدا نے جو رزق دیا ہے اور جو وسائل و ذرائع عطا کیے ہیں اُن سے وہ خود متمتع ہوں اور اُس قوم کو اتنا بے بس کر دیں کہ وہ کبھی اُن کے مقابلے میں سر اٹھا کر اپنا حصہ نہ مانگ سکے۔ اس غرض کے لیے وہ اُس کی خوشحالی اور طاقت اور عزت کے تمام ذرائع ختم کر دیتے ہیں۔ اُس کے جن لوگوں میں بھی اپنی خودی کا دم داعیہ ہوتا ہے انہیں کچل کر رکھ دیتے ہیں، اُس کے افراد میں غلامی، خوشامد، ایک دوسرے کی کاٹ ایک دوسرے کی جاسوسی، فاتح کی نقالی، اپنی تہذیب کی تحقیر، فاتح تہذیب کی تعظیم اور ایسے ہی دوسرے کمینہ اوصاف پیدا کر دیتے ہیں اور انہیں بتدریج اس بات کا خوگر بنادیتے ہیں کہ وہ اپنی کسی مقدس چیز کو بھی بچھ دینے میں تامل نہ کریں اور اجرت پر ہر ذلیل سے ذلیل خدمت انجام دینے کے لیے تیار ہو جائیں۔" (تفہیم القرآن جلد سوم، سورہ نمل آیت حاشیہ) اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

آبتاؤں تجھ کو ر مز آئیہ اَنّ الملوک  
سلطنت اقوام غالب کی ہے اک جادوگری  
خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر  
پھر سلا دیتی ہے اُس کو حکمران کی ساحری

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



ملکہ نے فیصلہ کیا کہ چند تحائف بھیج کر حضرت سلیمانؑ کے مزاج کا اندازہ لگاتے ہیں کہ آیا وہ دنیا پرست بادشاہ ہیں یا اُن کے کچھ اور مقاصد ہیں۔

### آیات ۳۶ تا ۳۷

#### سیدنا سلیمانؑ کی دنیا داری سے نفرت

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ	پھر جب آیا اپنی سلیمانؑ کے پاس
قَالَ أَتَيْدُ وَنَّ بَنِي	فرمایا سلیمانؑ نے کیا تم مدد کرتے ہو میری مال سے؟
فَمَا آتَىٰ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُمْ	تو جو کچھ دیا ہے مجھے اللہ نے بہتر ہے اُس سے جو اُس نے دیا ہے تمہیں
بَلْ أَنْتُمْ بِهَدَايَتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾	بلکہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش ہوتے رہو۔
ارْجِعْ إِلَيْهِمْ	لوٹ جاؤ واپس اُن کی طرف
فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا	ہم ضرور لے کر آئیں گے اُن کے پاس وہ لشکر کہ کوئی طاقت نہ ہوگی اُن کے پاس اُس کے مقابلہ کی
وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذَلَّةً	اور ہم ضرور نکالیں اُنہیں گے وہاں سے ذلیل کر کے
وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾	اور وہ ہوں گے پست۔

سیدنا سلیمانؑ اس بات پر غضبناک ہوئے کہ اُنہیں قیمتی تحائف دے کر دنیا داری کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔ اُنہوں نے ملکہ کے بھیجے ہوئے تحائف لوٹا دیئے اور ملکہ کے اپنی کو آگاہ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے مال سے بہتر نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ مجھے تم

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لوگوں کا مال نہیں بلکہ ایمان مطلوب ہے۔ فرمانبردار بن کر ہمارے پاس حاضر ہو جاؤ ورنہ ہم ایسے لشکروں سے تمہاری ریاست پر حملہ آور ہوں گے جن کا مقابلہ کرنا تمہارے لیے ممکن نہ ہوگا۔

### آیات ۳۸ تا ۴۱

#### سیدنا سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کا انعام

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ	فرمایا سلیمانؑ نے اے سردارو!
أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بَعْرَشَهَا	تم میں سے کون لے آئے گا میرے پاس ملکہ کا تخت
قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾	اس سے پہلے کہ وہ آئیں میرے پاس فرمانبردار بن کر۔
قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنَّ	کہا ایک طاقتور جن نے
أَنَا أَتِيكَ	میں لے آؤں گا آپ کے پاس اُسے
بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ	اس سے پہلے کہ آپ کھڑے ہوں اپنی جگہ سے
وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾	اور بے شک میں اس پر قوت رکھنے والا امانت دار ہوں۔
قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ	کہا اُس نے جس کے پاس علم تھا کتاب میں سے
أَنَا أَتِيكَ بِهِ	میں لے آؤں گا آپ کے پاس اُسے
قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ	اس سے پہلے کہ جھپکے آپ کی طرف آپ کی آنکھ
فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقَرًّا عِنْدَهُ	تو جب اُنہوں نے دیکھا اُسے رکھا ہوا اپنے پاس
قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي	پکار اٹھے یہ میرے رب کے فضل میں سے ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں	لِيَبْلُوَنِي ءَآشْكُرُ
یا میں ناشکری کرتا ہوں	أَمْ أَكْفُرُ
اور جس نے شکر کیا پس اُس نے تو شکر کیا اپنے ہی بھلے کو	وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ
اور جس نے ناشکری کی تو میرا رب بے نیاز بڑی عزت والا ہے۔	وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّيَ عَنِّي كَرِيمٌ ۝۱۰
فرمایا سلیمانؑ نے روپ بدل دو ملکہ کے لیے اُس کے تخت کا	قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا
تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ سمجھ پاتی ہے	نَنْظُرُ أَتَهْتَدِي
یادہ ہوتی ہے اُن میں سے جو نہیں سمجھتے۔	أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝۱۱

حضرت سلیمانؑ نے اپنے مصاحبین سے کہا کہ تم میں سے کون ملکہ کی سب سے قیمتی شے یعنی اُس کے تخت کو ملکہ کی یہاں آمد سے قبل اٹھا کر لاسکتا ہے۔ ایک طاقتور جن نے کہا کہ میں آپ کے دربار پر خواست کرنے سے پہلے پہلے یہ خدمت انجام دے سکتا ہوں۔ ایک اور مصاحب نے، جسے اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص علم دے رکھا تھا، عرض کیا کہ میں یہ کام چشم زدن میں کر سکتا ہوں اور اُس نے ایسا کر دیا۔ حضرت سلیمانؑ نے اللہ تعالیٰ کی اس معجزانہ نعمت کا شکر ادا کیا۔ اب انہوں نے ملکہ کی ذہانت کا امتحان لینے کے لیے حکم دیا کہ ملکہ کے تخت میں کچھ تبدیلیاں کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ ملکہ اپنا تخت پہچانتی ہے یا نہیں؟

آیات ۴۲ تا ۴۴

ملکہ سبا کا قبول اسلام

پھر جب ملکہ آئی تو پوچھا گیا کیا اسی طرح کا ہے تمہارا تخت؟	فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكَ
--	---

---



---



---



---



---



---



---



---

قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ	اُس نے کہا گویا یہ وہی تو ہے
وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا	اور دے دیا گیا تھا ہمیں علم اس معجزہ سے پہلے ہی
وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿۳۶﴾	اور ہم فرمانبردار ہیں۔
وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ	اور روک دیا سلیمانؑ نے اُسے اُن سے جن کی وہ عبادت کرتی تھی اللہ کے سوا
إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿۳۷﴾	بے شک وہ کافر قوم میں سے تھی۔
قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ	کہا گیا اُس سے داخل ہو جاؤ محل میں
فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً	تو جب اُس نے دیکھا فرش کو تو سمجھا اُسے گہرا پانی
وَكشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا	اُس نے اٹھالیا کپڑا اپنی دونوں پنڈلیوں سے
قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ	فرمایا سلیمانؑ نے بے شک یہ شیشوں سے جڑا ہوا چمکدار محل ہے
قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي	کہنے لگی اے میرے رب! بے شک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر
وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۸﴾	اور میں نے فرمانبرداری اختیار کی سلیمانؑ کے ساتھ اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

ملکہ سباج سیدنا سلیمانؑ کے پاس آئیں تو اپنا تخت فوراً پہچان لیا۔ اُنہوں نے سیدنا سلیمانؑ کی عظمت اور پارسائی کا اعتراف کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ جب وہ سیدنا سلیمانؑ کے محل میں داخل ہوئیں تو شیشہ کے فرش کے ظاہر سے دھوکہ کھا گئیں اور اُسے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

پانی سمجھ کر اپنا دامن سمیٹنے کی کوشش کی تاکہ لباس گیلانہ ہو۔ سیدنا سلیمانؑ نے بتایا کہ یہ پانی نہیں بلکہ شیشہ کی کاری گری ہے۔ اب وہ جان گئیں کہ اشیاء کا ظاہر کچھ ہوتا ہے اور حقیقت کچھ اور۔ ہم ظاہری چمک سے متاثر ہو کر نتائج اخذ کر لیتے ہیں اور حقیقت کو نہیں پاتے

اے اہل نظر، ذوقِ نظر خوب ہے لیکن  
جوشے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا

اور

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی  
یہ صنایع مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے  
ہم سورج کی چمک سے متاثر ہو کر اُس کو معبود سمجھ بیٹھے حالانکہ اصل معبود تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے سورج کو اور اُس کی تاثیر کو پیدا فرمایا ہے۔

آیات ۴۵ تا ۴۷

قومِ شمود کی بد بختی

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا	اور یقیناً ہم نے بھیجا تھا شمود کی طرف اُن کے بھائی صالحؑ کو
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ	کہ عبادت کرو اللہ کی
فَإِذَا هُمْ فَرِيقَيْنِ يَخْتَصِمُونَ ﴿۴۵﴾	تو جب وہ ہو گئے دو گروہ جو جھگڑ رہے تھے۔
قَالَ يَقُومُ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ	فرمایا صالحؑ نے اے میری قوم! تم کیوں جلدی مانگتے ہو برائی بھلائی سے پہلے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

الْحَسَنَةُ	
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ	کیوں نہیں بخش مانگتے اللہ سے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۳۶﴾	تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔
قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبَيْنَ مَعَكَ	کہا قوم نے ہم نحوست محسوس کرتے ہیں تم سے اور اُن سے جو تمہارے ساتھ ہیں
قَالَ طَبِّرْكُمْ عِنْدَ اللَّهِ	فرمایا صالح نے تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے
بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿۳۷﴾	بلکہ تم لوگ آزمائے جا رہے ہو۔

ان آیات میں قومِ شمود کی بد بختی کا ذکر ہے۔ سیدنا صالحؑ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی اور نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ جواب میں انہوں نے سیدنا صالحؑ اور اہل ایمان کو قوم میں پھوٹ ڈالنے اور نحوست کے پھیلنے کا سبب قرار دیا اور بڑی حقارت سے دعوتِ حق کو ٹھکرا دیا۔ پھر سیدنا صالحؑ سے اپنی رسالت کی سچائی ثابت کرنے کے لیے عذاب لانے کا مطالبہ کیا۔ سیدنا صالحؑ نے سمجھایا کہ کیوں خیر کے بجائے شر کے لیے جلدی کر رہے ہو؟ میری رسالت تمہارے لیے ایک آزمائش ہے۔ میرے آنے سے حق اور باطل کا فرق واضح ہو گیا ہے۔ آزمائش میں کامیابی کی سبیل کرو، حق کا ساتھ دو اور اس کے لیے میری اطاعت کرو۔

### آیات ۴۸ تا ۵۳

#### قومِ شمود کی سازش اور اُس کا انجام

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ	اور تھے شہر میں نو شخص
يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ	وہ فساد پھیلاتے تھے زمین میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿۳۸﴾	اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔
قَالُوا اتَّقَاسُوا بِاللّٰهِ	اُنہوں نے کہا باہم قسم کھاؤ اللہ کی
لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ	ہم ضرور رات کو حملہ کریں گے اُن پر اور اُن کے گھر والوں پر
ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهٖ	پھر ہم ضرور کہیں گے اُن کے وارث سے
مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ	ہم موجود نہیں تھے اُن کے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت
وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۳۹﴾	اور بے شک ہم یقیناً سچے ہیں۔
وَمَكْرُوْا مَكْرًا وَّمَكْرُنَا مَكْرًا	اور اُنہوں نے ایک سازش کی اور ہم نے ایک تدبیر کی
وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۰﴾	اور اُنہیں اس کی خبر تک نہ ہوئی۔
فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ	تو دیکھو کیسا ہوا انجام اُن کی سازش کا
اَنَّا دَمَرْنٰهُمْ	ہم نے تباہ کر دیا اُنہیں
وَقَوْمَهُمْ اَجْعَبَيْنَ ﴿۴۱﴾	اور اُن کی سب کی سب قوم کو۔
فَتِلْكَ بَيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا	پس یہ اُن کے گھر ہیں جو گرے پڑے ہیں اُن کے ظلم کی وجہ سے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾	بلاشبہ اس میں یقیناً نشانی ہے اُن کے لیے جو جاننا چاہیں۔
وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اور ہم نے بچا لیا اُن کو جو ایمان لائے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَكَاؤُوا يَتَّقُونَ ﴿۵۲﴾

اور بچتے رہے اللہ کی نافرمانی سے۔

یہ آیات اُس سازش کا تذکرہ کر رہی ہیں جو قوم ثمود کے ۹ سرداروں نے سیدنا صالحؑ کے خلاف کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے طے کیا کہ ہم رات میں سیدنا صالحؑ کے گھر پر حملہ کر کے انہیں اور اُن کے تمام اہل خانہ کو ہلاک کر دیں گے اور بعد میں اس جرم کا اقبال کرنے سے انکار کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ناپاک منصوبہ کو ناکام بنایا اور ایک زلزلہ کے ذریعہ پوری قوم کو تہس نہس کر دیا۔ البتہ صالح اور اُن کے ساتھ پرہیزگار اہل ایمان کو بچا لیا گیا۔

آیات ۵۴ تا ۵۸

قوم لوطؑ کی خباثت اور اُس کا انجام

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ	اور (یاد کرو) لوطؑ کو جب انہوں نے فرمایا اپنی قوم سے
اتَّاتُونَا الْفَاحِشَةَ وَ أَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿۵۴﴾	کیا تم کرتے ہو بے حیائی کے کام جبکہ تم دیکھ رہے ہوتے ہو۔
إِنَّكُمْ لَتَآتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ	کیا تم آتے ہو مردوں پر شہوت سے عورتوں کو چھوڑ کر
بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿۵۵﴾	بلکہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو۔
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ	تو نہ تھا جواب اُن کی قوم کا
إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ	مگر یہ کہ انہوں نے کہا نکال دو لوطؑ کے گھر والوں کو اپنی بستی سے
إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ ﴿۵۶﴾	بے شک یہ لوگ تو بڑے پاک باز بنتے ہیں۔
فَاجْبَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ	پھر ہم نے بچا لیا لوطؑ اور اُن کے گھر والوں کو



إِلَّا أَمْرًا تَقْدَرُ لَهَا مِنَ الْغَيْبِ ۖ ۵۷	سوائے اُن کی بیوی کے، ہم نے طے کر دیا اُسے پیچھے رہنے والوں میں۔
وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا	اور ہم نے برسائی اُن پر بارش
فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۖ ۵۸	پس برا ہوا خبر دار کیے جانے والوں پر۔ برساؤ۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ ہم جنس پرستی کا جرم تاریخ انسانی میں سب سے پہلے قوم لوطؑ نے کیا۔ سیدنا لوطؑ نے انہیں جب اس جرم سے باز آنے کی تلقین کی تو انہوں نے سیدنا لوطؑ اور اُن کے اہل خانہ کو اپنی بستی سے نکال باہر کرنے کی دھمکی دی۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا لوطؑ کو اُن کے اہل خانہ سمیت اُس بستی سے بہ حفاظت نکالا اور پھر بستی کو الٹ دیا۔ اِس کے بعد اُس پر کنکریوں کی بارش برسائی۔ پوری قوم تباہ ہوئی اور اُن کے ساتھ سیدنا لوطؑ کی بیوی بھی عذاب کا شکار ہوئی کیونکہ اُس کی ہمدردیاں اُس فاسق قوم کے ساتھ تھیں۔

### آیت ۵۹

اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا معبودانِ باطل

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ	اے نبی! پکاریے کل شکر اللہ کے لیے ہے
وَسَلَّمَ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ	اور سلامتی ہے اُس کے اُن بندوں پر جن کو اُس اللہ نے چن لیا
إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ۖ ۵۹	کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ شریک کر رہے ہیں؟

اِس آیت سے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے بیان کا ایک نیا مضمون شروع ہو رہا ہے۔ اِس مضمون کی ابتدا اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کے چنے ہوئے بندوں یعنی انبیاء کرام پر سلامتی کی بشارت سے کی جا رہی ہے۔ خطبات کے حوالے سے یہ آداب میں سے ہے کہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

خطبہ کا آغاز اسی طرح کے کلمات سے کیا جائے۔ ابتدائی کلمات کے بعد مشرکین کو دعوت دی جا رہی ہے کہ وہ غور و فکر کریں کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ ہے جو ہر خوبی اور کمال کا پیکرِ کامل ہے۔ دوسری طرف اُن کے تراشے ہوئے لاپچار اور بے یار و مددگار معبود ہیں۔ اب وہ خود فیصلہ کر لیں کہ کون بہتر ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر ہے جس کے برابر نہ کوئی ہوا، نہ کوئی ہے اور نہ ہی کوئی ہو سکتا ہے۔

ہے۔

آیات ۴۵ تا ۴۷

قومِ شمود کی بد بختی

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا	اور یقیناً ہم نے بھیجا تھا شمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ	کہ عبادت کرو اللہ کی
فَإِذَا هُمْ فَرِيقَيْنِ يَخْتَصِمُونَ ﴿۴۵﴾	تو جب وہ ہو گئے دو گروہ جو جھگڑ رہے تھے۔
قَالَ يُقَوْمُ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ	فرمایا صالح نے اے میری قوم! تم کیوں جلدی مانگتے ہو برائی بھلائی سے پہلے
كُلُوا لَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ	کیوں نہیں بخشش مانگتے اللہ سے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۴۶﴾	تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔
قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِئْسَ مَعَكَ	کہا قوم نے ہم نحوست محسوس کرتے ہیں تم سے اور اُن سے جو تمہارے ساتھ ہیں
قَالَ طِبُّكُمْ عِنْدَ اللَّهِ	فرمایا صالح نے تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿۳۷﴾

بلکہ تم لوگ آزمائے جا رہے ہو۔

ان آیات میں قومِ شمود کی بد بختی کا ذکر ہے۔ سیدنا صالحؑ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی اور نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ جواب میں انہوں نے سیدنا صالحؑ اور اہل ایمان کو قوم میں پھوٹ ڈالنے اور نحوست کے پھیلنے کا سبب قرار دیا اور بڑی حقارت سے دعوتِ حق کو ٹھکرا دیا۔ پھر سیدنا صالحؑ سے اپنی رسالت کی سچائی ثابت کرنے کے لیے عذاب لانے کا مطالبہ کیا۔ سیدنا صالحؑ نے سمجھایا کہ کیوں خیر کے بجائے شر کے لیے جلدی کر رہے ہو؟ میری رسالت تمہارے لیے ایک آزمائش ہے۔ میرے آنے سے حق اور باطل کا فرق واضح ہو گیا ہے۔ آزمائش میں کامیابی کی سبیل کرو، حق کا ساتھ دو اور اس کے لیے میری اطاعت کرو۔

آیات ۳۵ تا ۴۷

قومِ شمود کی بد بختی

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا	اور یقیناً ہم نے بھیجا تھا شمود کی طرف اُن کے بھائی صالحؑ کو
أَنِ اعْبُدْ وَاللَّهِ	کہ عبادت کرو اللہ کی
فَإِذَا هُمْ فَرِيقَيْنِ يَخْتَصِمُونَ ﴿۳۵﴾	تو جب وہ ہو گئے دو گروہ جو جھگڑ رہے تھے۔
قَالَ يَقُومِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ	فرمایا صالحؑ نے اے میری قوم! تم کیوں جلدی مانتے ہو برائی بھلائی سے پہلے
لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ	کیوں نہیں بخشش مانگتے اللہ سے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۳۶﴾	تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبَيْنَ مَعَكَ	کہا قوم نے ہم نحوست محسوس کرتے ہیں تم سے اور اُن سے جو تمہارے ساتھ ہیں
قَالَ طَبِّئْكُمْ عِنْدَ اللَّهِ	فرمایا صالحؑ نے تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے
بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿۳۷﴾	بلکہ تم لوگ آزمائے جارہے ہو۔

ان آیات میں قومِ شمود کی بد بختی کا ذکر ہے۔ سیدنا صالحؑ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی اور نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ جواب میں انہوں نے سیدنا صالحؑ اور اہل ایمان کو قوم میں پھوٹ ڈالنے اور نحوست کے پھیلنے کا سبب قرار دیا اور بڑی حقارت سے دعوتِ حق کو ٹھکرا دیا۔ پھر سیدنا صالحؑ سے اپنی رسالت کی سچائی ثابت کرنے کے لیے عذاب لانے کا مطالبہ کیا۔ سیدنا صالحؑ نے سمجھایا کہ کیوں خیر کے بجائے شر کے لیے جلدی کر رہے ہو؟ میری رسالت تمہارے لیے ایک آزمائش ہے۔ میرے آنے سے حق اور باطل کا فرق واضح ہو گیا ہے۔ آزمائش میں کامیابی کی سبیل کرو، حق کا ساتھ دو اور اس کے لیے میری اطاعت کرو۔

### آیات ۳۵ تا ۳۷

### قومِ شمود کی بد بختی

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا	اور یقیناً ہم نے بھیجا تھا ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالحؑ کو
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ	کہ عبادت کرو اللہ کی
فَإِذَا هُمْ فَرِيقَيْنِ يَخْتَصِمُونَ ﴿۳۵﴾	تو جب وہ ہو گئے دو گروہ جو جھگڑ رہے تھے۔
قَالَ يَقُومِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ	فرمایا صالحؑ نے اے میری قوم! تم کیوں جلدی مانگتے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

الْحَسَنَةِ	ہو برائی بھلائی سے پہلے
لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ	کیوں نہیں بخشش مانگتے اللہ سے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۳۶﴾	تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔
قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبَيْنَ مَعَكَ	کہا قوم نے ہم نحوست محسوس کرتے ہیں تم سے اور اُن سے جو تمہارے ساتھ ہیں
قَالَ طِبُّكُمْ عِنْدَ اللَّهِ	فرمایا صالح نے تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے
بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿۳۷﴾	بلکہ تم لوگ آزمائے جا رہے ہو۔

ان آیات میں قوم شمود کی بد بختی کا ذکر ہے۔ سیدنا صالحؑ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی اور نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ جواب میں انہوں نے سیدنا صالحؑ اور اہل ایمان کو قوم میں پھوٹ ڈالنے اور نحوست کے پھیلنے کا سبب قرار دیا اور بڑی حقارت سے دعوتِ حق کو ٹھکرا دیا۔ پھر سیدنا صالحؑ سے اپنی رسالت کی سچائی ثابت کرنے کے لیے عذاب لانے کا مطالبہ کیا۔ سیدنا صالحؑ نے سمجھایا کہ کیوں خیر کے بجائے شر کے لیے جلدی کر رہے ہو؟ میری رسالت تمہارے لیے ایک آزمائش ہے۔ میرے آنے سے حق اور باطل کا فرق واضح ہو گیا ہے۔ آزمائش میں کامیابی کی سبیل کرو، حق کا ساتھ دو اور اس کے لیے میری اطاعت کرو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---